تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن

سالِ دوم

معاشیات

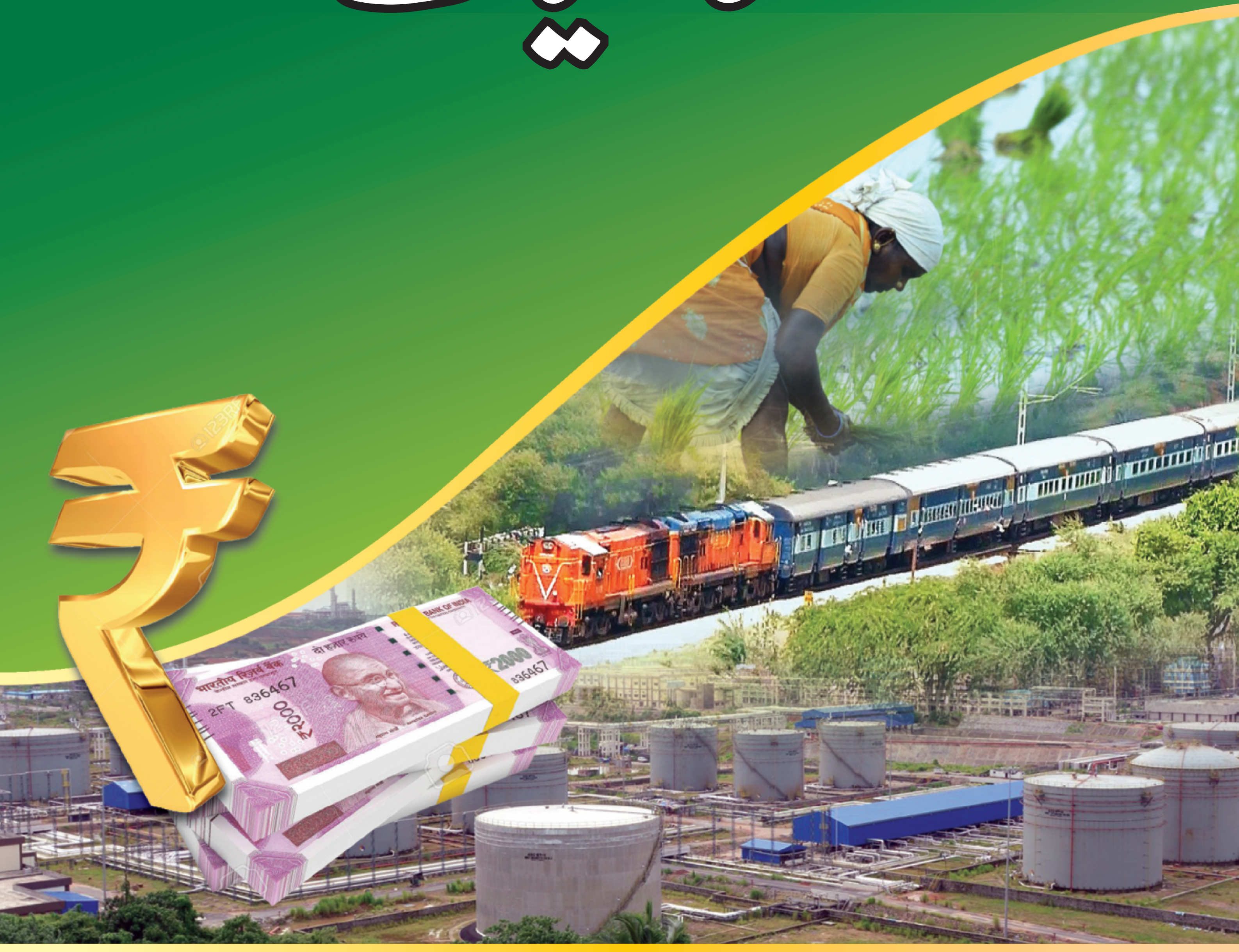

بنیادی تعلیمی مواد

برائے تعلیمی سال : 2021-2022

تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن

معاشیات

سالِ دوّم

(اُردو میڈیم)

بنیادی تعلیمی مواد

تعلیمی سال

2021-22

Coordinating Committee

Sri Syed Omer Jaleel, IAS

Commissioner, Intermediate Education &

Secretary, Telangana State Board of Intermediate Education

Hyderabad

Dr. Md. Abdul Khaliq

Controller of Examinations

Telangana State Board of Intermediate Education

Md. Abdul Rawoof

Special Officer Urdu

Telangana State Board of Intermediate Education

Educational Research and Training Wing

Ramana Rao Vudithyala

Reader

Mahendar Kumar Taduri

Assistant Professor

Vasundhara Devi Kanjarla

Assistant Professor

Learning Material Contributors

URDU VERSION

محمد یقین الدین

MOHAMMED YAQEENUDDIN

Principal,

Govt. Junior College (B), Nizamabad

محمد فہیم الدین

MOHAMMED FAHEEMUDDIN

Lecturer Economics,

Govt. Junior College Bodhan

چاند پاشاہ

CHAND PASHA

Jr. Lecturer,

Govt. Junior College (B), Mahabubnagar

ENGLISH VERSION

Smt.T.Sudha Rani, M.A.,M.Ed.,M.Phil.

Principal, Government Junior College,

Amrabad Amrabad. Nagarkarnool district.

Dr.G.Srinivas, M.A.,M.Phil.,Ph.D.

Junior Lecturer in Economics,

GLR New Model Junior College

Uppal, Medchal district.

Sri. J. Balaiah, M.A(Eco).,M.Phil.,M.A(Eng),.B.Ed.,A.P.SET

Junior Lecturer in Economics, Government Junior College, Medchal,

Medchal –Malkajgiri district.

Dr.S.Karimullah, M.A.,M.Phil.,Ph.D.

Junior Lecturer in Economics,

Government Junior College

Sitaphalmandi, Secunderabad, Hyderabad.

حرفِ آغاز

درحال پیش رفت وباء کووڈ۔19 نے سارے عالم کواپنے پنجۂ مرگ میں لیکر بیشمار انسانوں کولقمۂ اجل بنایااور زندگی کے ہرگوشۂ عمل کوتغیر آشنا کر دیا یہاں تک کے شعبۂ تعلیم بھی اس سے مستثنیٰ نہ رہ سکا۔ اس وباء کی قہر ناکی سے طلبہ کومحفوظ و مامون رکھنے کے لئے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن تلنگانہ نے اپنے فریسانہ فیصلہ کے ذریعہ کمرۂ جماعت کی روایتی تدریس سے اجتناب کیااور جدید ٹکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے ٹیلی ویژن کے ذریعہ طلبہ کے تعلیمی سلسلے کومنقطع نہیں ہونے دیا۔ مہلک وباء کے سبب پیدا نامساعد حالات میں دانش آموزان کی دشواریوں کاادراک کرتے ہوئے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن تلنگانہ نے تعلیمی بوجھ کوکم کرنے کے لئے نصاب میں 30 فیصد کٹوتی کے ذریعہ امسال صرف 70 فیصد نصاب کوسالانہ امتحان کے لئے لازمی قرار دیا۔ علاوہ ازیں امتحانی پرچہ جات کے الگوکوتبدیل کرتے ہوئے سوالات میں انتخاب کی زیادہ سہولت فراہم کی گئی۔

وباء کے سرعت سے پھیلاؤ کوروکنے کے لئے تعلیمی سال میں تخفیف کرتے ہوئے کلیات کوطویل عرصہ مسدود رکھنا ناگزیر تھا جس سے متعلمین کی تعلیم متاثر ہوئی۔قلیل وقت میں سالانہ امتحانات کی تیاری کے خوف سے دانش آموزان کوتناؤ کا سامنا تھا۔ان کے اس بیم کوفروع کرنے اورامتحانات کی عمدگی سے تیاری کے لئے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن تلنگانہ بنیادی تعلیمی موادفراہم کررہاہے تاکہ جویانِ علم حوصلہ واعتماد کے ساتھ سالانہ امتحانات میں شریک ہوسکیں۔لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ مطالعاتی مواد ہرگز درسی کتب کانعم البدل نہیں ہو سکتا۔البتہ ان کے لئے رہنمائی فراہم کرسکتاہےاورمضامین کےنظریات کی تفہیم میں تسہیل پیدا کرسکتا ہے۔

کم عرصہ میں مواد کی تیاری کے لئے میں جناب ڈاکٹر محمد عبدالخالق کنٹرولر آف ایکزامینیشن BIE، جناب محمد عبدالرؤف اسپیشل آفیسراردو BIE اور مدیر و مترجمین کوتہنیت پیش کرتا ہوں۔ ERTW کے اراکین اور DTP ماسٹر جناب محمد ذکی الدین لیاقت پروپرائٹرممتاز کمپیوٹرس رحیم منزل شاہ گنج ودیگر تمام اصحاب کوجنہوں نے اس مواد کی تیاری میں اپنا تعاون پیش کیا مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ تعلیمی مواد ہماری ویب سائٹ www.tsbie.cgg.gov.in پر بھی دستیاب ہے۔

کمشنرانیڈسکریٹری

انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن، تلنگانہ

فہرست

یونٹ – 1 :	معاشی نمو اور معاشی ترقی Economic Growth and Economic Development	1 - 5
یونٹ – 2 :	آبادیات اور انسانی وسائل کی ترقی Demography and Human Resource Development	6 - 7
یونٹ – 3 :	قومی آمدنی، غربت اور بیروزگاری National Income, Poverty and Unemployment	8 - 14
یونٹ – 4 :	منصوبہ بندی اور نیتی آیوگ Planning and NITI Aayog	15 - 16
یونٹ – 5 :	زرعی شعبہ Agricultural Sector	17 - 22
یونٹ – 6 :	صنعتی شعبہ Industrial Sector	23 - 29
یونٹ – 7 :	ثلثی شعبہ Tertiary Sector	30 - 31
یونٹ – 8 :	بیرونی شعبہ Foreign Sector	32 - 33
یونٹ – 9 :	ماحولیاتی معاشیات Environmental Economics	34 - 36
یونٹ – 10 :	تلنگانہ معیشت Telangana Economy	37 - 41

1 اکائی

معاشی نمو اور معاشی ترقی

سیکشن-A (10 نشانات)

1. **ہندوستان کے خصوصی حوالہ سے ترقی پذیر معیشتوں کی خصوصیات کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔**

ج: ترقیاتی معیشتوں کو زرعی ممالک بھی کہا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق ترقی پذیر معیشتوں کی فی کس آمدنی کا مقابلہ امریکہ اور برطانیہ کی فی کس آمدنی سے کیا جائے تو بہت ہی پست ہے۔ عام ترقی پذیر معیشتوں کی اہمیت خصوصیات اور ہندوستان کی معیشت کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. **کم فی کس آمدنی:** تمام ترقی پذیر ممالک کی حقیقی فی کس آمدنی بہت کم ہے۔ (Cairn Cross) کیرن کراس کے مطابق ''غیر ترقی یافتہ ممالک عالمی معیشت کے پسماندہ رگندے علاقے ہیں۔ 12-2011 میں جملہ آبادی کا 29.5 فیصد حصہ خط غربت کے نیچے زندگی گزارتا ہے۔ جس کی وجہ کم آمدنی ہے اور نچلی سطح کے معیار زندگی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

2. **زراعت کا غلبہ:** ترقی پذیر ممالک کے دو تہائی سے زیادہ آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے جن کا اہم پیشہ زراعت ہوتا ہے۔ زراعت اکثر غیر منفعت بخش ہوتی ہے۔ آبپاشی کے لئے مانسون ہی اہم ذریعہ ہے۔ آبپاشی سہولیات کی کمی اور کاشتکاری کے روایتی طریقوں کے استعمال سے پیداواری کم ہے۔

3. **سرمایہ کی کمی (قلت):** ترقی پذیر ممالک کی ایک اور اہم خصوصیت سرمایہ کی قلت ہے۔ آمدنی کم نتیجہ بچت کم، جس کی وجہ تشکیل اصل کم ہوتا ہے۔ 18-2017 کی موجودہ قیمت پر خام گھریلو بچت کی شرح 30.1 اور خام گھریلو سرمایہ کاری کی شرح...... ہے۔

4. **تکنیکی پسماندگی:** ناخواندگی اور ہنر مند مزدوروں کی کمی کی ایک اہم وجہ پست ٹکنالوجی اور سرمایہ کی قلت ہے۔ ہندوستان میں ٹکنیکل پسماندگی کے نتیجہ میں پست پیداواری اور سماجی پسماندگی پائی جاتی ہے۔ تحقیق اور ترقی پر حکومتی اخراجات کم ہیں۔

5. **ناکافی بنیادی سہولتیں:** بنیادی سہولتوں میں بینکنگ' تعلیم' صحت عامہ' پینے کا پانی' گندے پانی کی نکاسی' آبپاشی' بجلی' حمل ونقل اور مواصلات شامل ہیں۔ یہ تمام سہولتیں زراعت اور صنعت کے شعبوں کی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ یہ تمام سہولتیں ناکافی ہیں۔

6. **آبادیاتی خصوصیات:** آبادی کی اونچی شرح نمو' اونچی شرح پیدائش' شرح اموات میں کمی' متوقع حیات میں کمی' گنجان آبادی اور طفلی اموات کی اونچی شرح یہ تمام ترقی پذیر ممالک میں پائی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں 2011 کی مردم شماری کے لحاظ سے ہر سال آبادی میں اضافہ 1.64% رہا جس کی وجہ سے وسائل پر زائد بوجھ بڑھتا ہے۔ کارکرد آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کو آبادیاتی فائدہ ہے۔

7. **ناخواندگی کی اونچی شرح:** غیر ترقی یافتہ ممالک کی اکثریت ناخواندگی کا شکار ہے' مہارت کے حصول کے لئے کم سے کم تعلیم کی سطح ضروری ہے۔ مادی سرمایہ کے ساتھ ساتھ آبادی کی معلومات اور تربیت بھی سرمایہ کی ایک شکل ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں شرح خواندگی 74% رہی۔ جس میں مردوں کی شرح خواندگی 82.14% اور خواتین کی 65.5% رہی۔

8. **دوہری معیشت:** دنیا کی ترقی پذیر معیشتوں کی ایک اور خصوصیات دوہری معیشت ہے' جہاں ایک طرف ترقی یافتہ صنعتی نظام ہوتا ہے اور دوسری جانب دیسی پسماندہ زرعی نظام پایا جاتا ہے۔ صنعتی شعبہ پائیدار اشیاء صارفین پیدا کرتا ہے اور دیہی شعبہ روایتی ٹکنیک استعمال کرکے زرعی اشیاء پیدا کرتا ہے۔ یہاں مالیاتی دوہراپن پایا جاتا ہے جہاں منظّم بازار زر اور غیر منظّم بازار زر پائے جاتے ہیں۔

9. **غیر ترقی یافتہ قدرتی وسائل:** غیر ترقی یافتہ ممالک میں قدرتی وسائل کا استعمال ہوتا ہی نہیں یا کم ہوتا ہے یا بہت زیادہ ہوتا ہے۔ غیر ترقی یافتہ ممالک وسائل کے استعمال میں ناکام ہونے کی اہم وجہ ٹیکنکل معلومات کا فقدان' سرمایہ کی قلت اور بازار کی وسعت میں کمی ہے۔

10. **کاروباری تنظیم کاری کا فقدان:** غیر ترقی یافتہ ممالک کی ایک اہم خصوصیت کاراندازی کی صلاحیت کا فقدان ہے۔ بازار کا چھوٹا سائز' سرمایہ کی قلت بنیادی سہولیات فقدان ٹیکنیکی پسماندگی' خانگی ملکیت کی عدم موجودگی معاہدہ کی آزادی کی عدم موجودگی اور امن وامان کاروباری تنظیم کاری میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

2. **معاشی نمو اور معاشی ترقی کے تصور کی وضاحت کیجئے۔ ان کے درمیان فرق کیا ہے؟**

ج: دونوں اصطلاحات معاشی نمو اور معاشی ترقی ایک جیسے نہیں ہیں۔ عام طور پر نمو ترقی یافتہ ممالک کے مسائل کو ظاہر کرتا ہے اور ترقی پذیر ممالک کے مسائل کو ظاہر کرتا ہے۔ معاشی نمو ملک کی حقیقی قومی آمدنی میں اضافہ کو ظاہر کرتا ہے۔ معاشی ترقی نہ صرف معاشی نمو بلکہ ملک میں سماجی معاشی ڈھانچہ میں بڑھتی ہوئی تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے۔ میڈیسن (Maddison) کے مطابق اگر آمدنی میں اضافہ مالدار ممالک میں ہو تو اس کو معاشی نمو کہتے ہیں اور اگر غریب ممالک میں ہو تو اس کو معاشی ترقی کہتے ہیں۔ معاشی نمو اور معاشی ترقی کے درمیان فرق کو ذیل میں بتایا گیا ہے:

معاشی نمو اور معاشی ترقی کے درمیان فرق

معاشی نمو	معاشی ترقی
1. معاشی نمو کا مطلب اشیا اور خدمات کی حقیقی پیداوار میں اضافہ ہے۔	1. معاشی ترقی کا مطلب نہ صرف معاشی نمو ہے بلکہ ملک کے سماجی اور معاشی ساخت میں مثبت تبدیلیاں ہیں۔
2. معاشی نمو ایک رخی مظہر ہے۔	2. معاشی رقی ہمہ رخی مظہر ہے۔
3. معاشی نمو بنیادی طور پر معیشت میں ہر مقداری تبدیلیوں کو ظاہر کرتی ہے۔	3. معاشی ترقی معیشت میں مقداری اور ساتھ ساتھ معیاری تبدیلیوں کو ظاہر کرتی ہے۔
4. تیز رفتار معاشی نمو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب ٹکنالوجی زیادہ بہتر ہوتی ہے۔	4. ترقی کے ابتدائی مرحلوں میں حکومت کی مداخلت ضرورت اور پسندیدہ ہوتی ہے۔
5. معاشی نمو کا دائرۂ کار محدود ہے کیونکہ اس میں صرف فی کس آمدنی میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔	5. معاشی نمو کے مقابلے میں معاشی ترقی کا دائرۂ کار وسیع اور جامع ہے اسکا تعلق نہ صرف آمدنی میں اضافہ ہے بلکہ معیشت میں بہتری بھی ہے۔
6. معاشی نمو کو ایک قلیل مدتی عمل سمجھا جاتا ہے۔	6. معاشی ترقی ایک طویل مدتی عمل ہے جس کی مدت 20 سے 25 سال ہوتی ہے۔
7. ترقی یافتہ ممالک میں معاشی نمو اہم اور متعلقہ تصور ہے۔	7. معاشی ترقی' ترقی پذیر ممالک کا اہم مسئلہ ہے۔
8. نمو کا تعین ایک مقررہ مدت کے لئے ہوتا ہے۔	8. معاشی ترقی ایک مستقل عمل ہے۔
9. اس کی عام طور پر ہر سال کی معاشی نمو کی شرح کے تقابل کے ذریعہ پیائش کی جاتی ہے جیسے فی کس آمدنی وغیرہ۔	9. معاشی ترقی کی پیائش مرکب اور جامع اشاریوں کی گنتی پر بنی ہے جہاں انسانوں کی ترقی متوقع حیات' طفلی اموات کی شرح' غربت کی شرح وغیرہ۔

سیکشن-5 (5 نشانات)

1. معاشی ترقی کوفروغ دینے والے معاشی عوامل کی تشریح کرو۔

ج: معاشی ترقی سے مراد اشیاء اور خدمات کی حقیقی پیداوار میں اضافہ جو ادارہ جاتی تبدیلیوں کے ساتھ ہو۔ یہ ترقی پذیر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں جو ہمہ رخی طویل مدتی عمل ہے۔غربت' بے روزگاری' پست فی کس آمدنی' وغیرہ یہ تمام ترقی پذیر ممالک کی اہم خصوصیات ہیں۔کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کو دو طرح کے عوامل متاثر کرتے ہیں:(a) معاشی عوامل'(b) غیر معاشی عوامل

(a) **معاشی عوامل:**

1. **قدرتی وسائل:** کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کو متاثر کرنے میں قدرتی وسائل کی دستیابی اہم ہے جیسے زرخیز زمین' پانی کے ذرائع' منیرل وغیرہ۔کسی ملک کے قدرتی وسائل وافر مقدار میں کافی حد تک اطمینان بخش ہیں تو معاشی ترقی تیز ہوگی۔

2. **تشکیل اصل:** تشکیل اصل کی سطح کا تعین اس ملک کی فی کس آمدنی کی سطح اور بچت کرتے ہیں۔صنعتوں اور زراعت کی ترقی کا دارومدار تشکیل اصل پر ہوتا ہے۔معاشی پسماندگی کی اہم وجہ سرمایہ کی قلت ہے۔

3. **زرعی ساخت:** کاشت کاری کے لئے زمین کی ملکیت' کھیتوں کا سائز' طریقہ ٹکنالوجی اہم رول ادا کرتے ہیں جس کی وجہ سے زرعی ترقی ہوتی ہے۔ترقی پذیر ممالک میں کسانوں کے لئے زرعی ساخت مناسب وموزوں نہیں ہے۔

4. **صنعتی ساخت:** صنعتی ساخت بڑے پیمانہ' چھوٹے پیمانہ اور گھریلو صنعتوں کی نسبتی اہمیت اور ان صنعتوں کے ذرائع اور استعمال ہونے والی ٹکنالوجی سطح پر انحصار کرتی ہے۔

5. **زراعت کی قابل فروخت پیداوار:** زرعی فاضل پیداوار کو کسان فروخت کرکے نفع حاصل کرتے ہیں اور وہ اس قابل رہتے ہیں کہ اپنی زرعی اشیاء کی پیداوار پر ہونے والے اخراجات جیسے مشنری' مزدور لاگت' ادویات' زرعی زمین کے مالک کو ادا کئے جانے والے اخراجات ادا کرتے ہیں' جو زرعی ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔

سیکشن-2 (2 نشانات)

1. معاشی نمو

ج: معاشی نمو ملک کی اشیاء اور خدمات کی حقیقی پیداوار کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ تصور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے تعلق رکھتا ہے اور یہ ایک رخی صورتحال کو ظاہر کرتا ہے۔

.2 معاشی ترقی

ج: معاشی ترقی سے مراد سماجی، سیاسی، معاشی، تکنیکی اور تمام شعبوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ معاشی نمو بھی شامل ہے۔ یہ تصور دنیا کے ترقی پذیر ممالک سے تعلق رکھتا ہے اور یہ ہمہ رخی صورتحال کو ظاہر کرتا ہے۔

.3 مشتمل نمو

ج: اس میں حاشیائی شعبوں کو شامل کیا گیا جنہیں ابھی تک شامل نہیں کیا گیا تھا۔ جن تک معاشی نمو کے فائدے نہیں پہنچ رہے تھے۔

.4 قدرتی وسائل

ج: یہ قدرت کا عطیہ ہوتے ہیں۔ اس میں زمین اور زرخیز زمین، جنگلات، معدنیات اور تیل کے وسائل، موسم، ماحولیاتی نظام، پانی اور سمندری وسائل وغیرہ شامل ہیں جو ملک کی ترقی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

.5 غربت کا بھیانک چکر

ج: اس کی ماہر معاشیات Ragnar Nurks نے تشریح کی ہے۔ یہ معاشی ترقی کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے جو طلب اور رسد دونوں کی جانب چلتی ہے۔ طلب کی جانب کم آمدنی، کم طلب، کم سرمایہ کاری نتیجہ کم تشکیل اصل۔ رسد کی جانب کم بچت، کم پیداوار اور کم روزگار کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

2 اکائی

آبادیات اور انسانی وسائل کی ترقی

سیکشن-B (5 نشانات)

.1 معاشی ترقی اور پیشہ ورانہ تقسیم کے درمیان کیا تعلق ہے؟

ج: معاشی ترقی سے مراد اشیاء اور خدمات میں اضافہ ہے جس میں ادارہ جاتی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہے۔ اور یہ ہمہ رخی صورت حال کو ظاہر کرتا ہے۔ ملک کے مختلف شعبوں میں مزدور کی پیشہ ورانہ تقسیم ہوتی ہے۔ اگر آبادی کا تناسب زراعت سے صنعت اور صنعت سے خدمتی شعبوں کی طرف منتقل ہو رہا ہو تو یہ معاشی ترقی کے اشاریہ کو ظاہر کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل جدول کے ذریعہ 1951 سے 2010 تک مزدور کی پیشہ ورانہ تقسیم کو بتایا گیا ہے۔

سال	زراعت	صنعت	خدمت
1951	72.1	10.7	17.2
2010	51.1	22.4	26.5

جدول میں 1951 سے 2010 تک مزدور کی پیشہ ورانہ تقسیم کو بتایا گیا ہے جس میں مزدوروں کی تعداد زراعت سے صنعت اور پھر خدمتی شعبوں میں منتقل ہو رہی ہے جو معاشی ترقی کے اچھے اشاریہ کو ظاہر کرتا ہے۔

.2 قومی صحت پالیسی 2017 کی وضاحت کیجئے۔

ج: اچھی صحت اور عوام کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا' اس کے لئے خاص طور پر حکومت ہند نے پانچویں پنچسالہ منصوبے سے اس کو اہمیت دی۔ 2017 میں قومی صحت پالیسی کو متعارف کروایا گیا۔ جس کا مقصد عالمی معیار کی صحت خدمات فراہم کرنا تا کہ اعلیٰ اور معیاری صحت کو حاصل کیا جاسکے۔ قومی صحت پالیسی 2017 کے ہدف مندرجہ ذیل ہیں:

1. متوقع حیات 67.5 سال سے بڑھ کر 2025 تک 70 سال ہو جائے۔
2. 2019 تک IMR کو گھٹا کر 28 کر دیا جائے۔
3. 2025 تک عوامی سہولیات کے استفادہ کو موجودہ سطح سے 50% تک بڑھایا جائے۔
4. تمباکو کے استعمال کی روک تھام اور مکمل حفاظتی ٹیکے فراہم کرنا۔
5. 2020 تک تمام افراد کو محفوظ پینے کا پانی اور مکمل صفائی حاصل ہو۔

سیکشن-2 (2 نشانات)

1. طفلی اموات کی شرح

ج: سال میں ہر ہزار پیدا ہونے والے بچوں میں مرنے والوں کی شرح۔

2. دھماکو آبادی

ج: شرح پیدائش میں اضافہ اور شرح اموات میں کمی جیسے غیر متوازن حالات ہی دھماکو آبادی کی وجہ ہیں۔

3. شرح خواندگی

ج: **شرح خواندگی**

$$\text{شرح خواندگی} = \frac{\text{7 سال اور اس سے زائد عمر کی آبادی کی خواندگی}}{\text{جملہ آبادی}} \times 100$$

4. قومی دیہی صحت مشن

ج: اس کا مقصد صحت انفراسٹرکچر کو مضبوط کرتے ہوئے معیاری طریقوں اور سہولتوں تک رسائی حاصل کرنا ہے۔حکومت ہند نے 2005 میں قومی دیہی صحت مشن کا آغاز کیا تا کہ ظاہر اور باطنی امراض پر قابو پایا جاسکے۔

5. زنانی سرکشا یوجنا

ج: اس اسکیم کا دوہرا مقصد ہے۔ادارہ جاتی زچگیوں کے ذریعہ ماؤں اور شیر خوار بچوں کی اموات کو کم کرنا۔اس پروگرام کو حکومت ہند نے اپریل 2005 میں شروع کیا۔

6. انسانی غربت اشاریہ

جُ: یہ اشاریہ لوگوں کی لمبی عمر علم اور اچھے معیار زندگی سے محرومی پر مرکوز ہے۔

7. جنسی تناسب

ج: اس کو مرد اور خواتین کا تناسب بھی کہتے ہیں۔ یہ فی ہزار مردوں پر خواتین کی تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں جنسی تناسب 943:1000 رہا۔

8. شرح پیدائش

ج: ایک سال میں ایک ہزار آبادی میں پیدا ہونے والی شرح کو ظاہر کرتا ہے۔

3 اکائی

قومی آمدنی، غربت اور بیروزگاری

سیکشن-A (10 نشانات)

1. آمدنی اور دولت کی تقسیم میں عدم مساوات کو آپ کس طرح کم کر سکتے ہیں؟

ج: ابتدائی پنچسالہ منصوبوں میں آمدنی اور دولت کی عدم مساوات کو کم کرنا حکومت کا اہم مقصد رہا۔ آزادی سے حکومت کے پلان اور پالیسیاں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آمدنی اور دولت کی تقسیم میں پائی جانے والی عدم مساوات کم کیا جائے۔ ان میں سے چند ذیل میں بتائے گئے ہیں۔

1. **اصلاحات اراضی اور زرعی زمینات کی از سر نو تقسیم:** یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ دیہی شعبہ میں آمدنی کی تقسیم میں عدم مساوات دراصل زرعی اراضی کے ارتکاز سے پیدا ہوتی ہے۔ زمینداروں، زمینداری، محل داری اور رعیت داری نظام کو برخاست کرنے کے لئے قانون سازی اقدامات کئے گئے اور اراضی پر حد مقرر کر دی گئی ہے۔ ان اصلاحات کی تعمیل کے لئے سنجیدہ کوشش کی جاتی تو شاید زرعی اراضی کے ارتکاز کو توڑا جاسکتا تھا لیکن بدقسمتی سے اصلاحات اراضی کی تعمیل کے لئے جو قانونی اقدامات کئے گئے وہ نہ صرف ناکافی تھے بلکہ ان کے نفاذ کو مختلف سطحوں پر روک دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں آج بھی تقریباً 40 فی صد زرعی اراضی 5 فیصد اونچے دیہی گھرانوں کے قبضے میں ہے۔
2. **اجارہ داری اور تحدیدی تجارتی سرگرمیوں پر کنٹرول:** آمدنی میں عدم مساوات کو کم کرنے کے لئے اجارہ داری رجحانات پر قابو پانا ضروری سمجھا گیا۔ تاہم ملک کی آزادی کے بعد دو دہائیوں سے بھی زیادہ عرصے تک اجارہ دار کی افزائش کو روکنے کے لئے عملی طور پر کچھ نہیں کیا گیا۔ اجارہ داری اور تحدیدی تجارتی سرگرمیوں کا قانون (MRTP Act) 1969 میں تاخیر سے منظور کیا گیا۔ اب صنعتی شعبوں میں آزادیانہ کے بڑھتے دباؤ کے ساتھ زیادہ انضمام اور حصول ممکن ہے جس کے سبب اجارہ داری رجحانات مزید مستحکم ہوں گے اور معاشی عدم مساوات میں اضافہ ہوگا۔
3. **روزگار اور اجرت پالیسیاں:** چوتھے پنچ سالہ منصوبہ تک روزگار کے مقصد کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا تھا تاہم چوتھے منصوبے کے آغاز ہی سے چند خصوصی پروگرام روبہ عمل لائے گئے جو یہ ہیں:

    1. خشک سالی علاقہ پروگرام

2. کام برائے غذا پروگرام
3. مربوط دیہی ترقی پروگرام کا آغاز 79-1978 میں کیا گیا۔
4. قومی دیہی روزگار پروگرام
5. دیہی بے زمین روزگار پروگرام

کوئی شک نہیں یہ تمام پروگرام صحیح سمت میں تھے لیکن اس کو روبعمل لانے کے طریقہ کار نے مایوس کیا۔

مرکز میں UPA حکومت نے مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت اسکیم (MGNREGS) کو متعارف کروایا یہ آزادی کے بعد کے دور میں غربت کے خاتمے کے لئے شروع کی جانے والی سب سے زیادہ حوصلہ مند اسکیم ہے۔

4. سماجی تحفظ کے اقدامات:

1. Workmen's Compensation Act صنعتی مزدوروں کو دوران ملازمت فوت ہونے' معذور ہونے یا بیمار ہونے کی صورت میں انہیں معاوضہ کا حقدار بناتا ہے۔
2. Maternity Benefit Act خاتون ملازمین کے لئے
3. Emplpyees Provident Act
4. ESI Act سے میڈیکل فوائد

یہ تمام اقدامات غربت کے محاذ پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

5. اقل ترین ضرورتوں کا پروگرام: 1970 کی دہائی کی ابتداء ہی سے ترقیاتی معاشی ماہرین کا ایک بااثر طبقہ' ترقی پذیر ممالک میں اول ترین ضرورتوں کے پروگرام کو شروع کرنے کا مطالبہ کررہا ہے۔ یہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ترقی کے ثمرات خودبخود نیچے کی طرف گامزن نہیں ہوتے۔ ان کا مزید یہ بھی کہنا ہے کہ یہ غلط تاثر ہے کہ بنیادی ضرورتوں اور نمو ان دو مقصد کے مابین لازماً کوئی تنازعہ ہوتا ہے۔ چھٹویں منصوبے کے آغاز ہی سے خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی طرف کی سطح کو اونچا اٹھانے کے لئے حکومت عوامی ایجنسیوں کے ذریعہ مفت یا رعایتی قیمتوں پر خدمات فراہم کرتی رہی ہیں۔

6. دیہی غریبوں کو اونچا اٹھانے کے لئے پروگرام: دیہی علاقوں میں سخت ترین غربت پائی جاتی ہے۔ دیہی علاقوں میں غریب ترین طبقے کا تعلق بے زمین زرعی مزدور' چھوٹے اور پسماندہ کسان' دیہی کاریگر' درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے ہوتا ہے۔ ان زمروں کے غریب افراد کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے عام طور پر مندرجہ ذیل تین طرح کے پروگرام روبہ عمل لائے گئے۔

1. دیہی غریبوں کے لئے وسائل اور آمدنی کا ترقیاتی پروگرام
2. خصوصی علاقہ ترقی پروگرام
3. اضافی روزگار کے مواقع کی فراہمی کے لئے کام پروگرام

7. **ٹیکس کاری (محصول کاری):** محصول کی ساخت اور راست محاصل کی بڑھتی ہوئی شرحوں کو دیکھ کر یہ تاثر ملتا ہے کہ ہندوستان کا محصول نظام تدریجی یا ترقی پسند ہے اور یہ چند ہاتھوں میں دولت کے ارتکاز کو روکنے کے لئے بنایا گیا ہے۔

2. **ہندوستان میں غربت اور بے روزگاری کو دور کرنے کے اقدامات کی وضاحت کیجئے۔**

ج: چوں کہ غربت اور بے روزگاری لازم وملزوم ہیں اس لئے بے روزگاری کو کم کرنے کے لئے جو پالیسی اقدامات ہیں وہ یکساں طور پر غربت کو بھی دور کرنے کے لئے لاگو ہوتے ہیں۔ 1950 اور 1960 کی دہائی میں ہندوستانی منصوبہ ''نچلی سطح تک بہاؤ کا نظریہ'' (Trickle-down theory) پر ایقان رکھتے تھے۔ اس نظریہ کے مطابق انسداد غریب تدریجی اور خود کار عمل ہے جو معاشی ترقی کے ساتھ چلتا ہے۔ لہٰذا معیشت کی شرح نمو بڑھانے پر زور دیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ ہندوستان میں منصوبہ بندی کے عمل کے آغاز ہی سے بے روزگاری کو ایک مسئلہ کے طور پر تسلیم کیا جا چکا تھا۔ منصوبہ سازوں نے انسداد غربت کے سلسلہ میں چار بڑے زمروں کے پروگراموں کو مختلف مراحل میں اختیار کیا۔

1. دیہی غریبوں کے لئے وسائل اور آمدنی کی ترقی کے پروگرام
2. خصوصی علاقہ ترقیاتی پروگرام
3. اضافی روزگار کے مواقع کی تخلیق کے لئے کام کا پروگرام اور
4. اقل ترین ضرورتوں کا پروگرام

1. **وسائل اور آمدنی وترقیاتی پروگرام:** ملک میں 1970 کے بعد سے کئی ایک پروگرام روبہ عمل ہیں اور چند حال ہی میں شروع کئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد دیہی غریبوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانا اور ان کی آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔ اس زمرہ کے خصوصی پروگرام ہیں:
   1. چھوٹے کاشتکار کی ترقیاتی ایجنسی (SFDA)
   2. حاشیائی کاشتکار اور زرعی مزدور ایجنسی (MFAL)
   3. مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام (IRDP)

2. **خصوصی علاقہ ترقیاتی پروگرام:** اس زمرہ کے خصوصی پروگرام ہیں:
   1. خشک سالی علاقہ پر پروگرام (DAAP)
   2. ریگستان ترقیاتی پروگرام (DDP)
   3. پہاڑی ترقیاتی پروگرام
   4. جنگل بانی اور ڈیری (Dairy) کے ذریعہ علاقوں کی ترقی ہے تا کہ ان علاقوں کے کمزور طبقات کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔

3. **اضافی روزگار کی تخلیق کے پروگرام:**
   1. دیہی روزگار پروگرام (NREP)

2. دیہی بے زمین روزگار گیارنٹی پروگرام(RLEGP)
3. غذا برائے کام پروگرام(FWP)
4. وزیراعظم مربوط شہری غریبی ہٹاؤ پروگرام(PMIUPEP)
5. مہاتما گاندھی دیہی روزگار تخلیق پروگرام(MGNREGP)

Mahatma Gandhi National Rural Employment Generation Programme

4. اقل ترین ضرورتوں کا پروگرام: چوتھے زمرہ میں اقل ترین ضرورتوں کا پروگرام' بیس نکاتی پروگرام شامل ہے جن کا مقصد غریب طبقات کے صرف کی سطح میں اضافہ کرنا ہے تاکہ ان کی پیداواری صلاحیت بڑھ سکے۔ ان میں دیہی اور شہری دونوں ہی غریبوں کے لئے ابتدائی تعلیم، صحت، پانی، سڑکیں، بجلی، مکانات اور غذا وغیرہ کی فراہمی شامل ہے۔

انسداد غربت کے لئے مرکزی اور ریاستی سطح پر مختلف حکمت عملیاں روبعمل لائی گئیں بعض اہم حکمت عملیوں کا ذیل میں ذکر کیا گیا ہے تاکہ اس بات کی نشاندہی کی جاسکے کہ کس طرح مملکت نے ملک میں موجود غربت کا کس شدت سے مقابلہ کیا ہے۔ وہ یہ ہیں:

(i) زرعی ترقی کو ابھارنا
(ii) غیر منظم شعبہ کی پیداواری اور کام کے معیار کو بڑھانا
(iii) غربت میں کمی کے لئے نمو کے عمل میں اجرتوں کے تناسب کو بڑھانا۔
(iv) تعلیم اور ہنرمندی کی تشکیل کے ذریعہ غریبوں کو بااختیار بنانا۔
(v) صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے ذریعہ بااختیار بنانا۔
(vi) رہائش کی فراہمی کے ذریعہ غریبوں کو بااختیار بنانا۔
(vii) آئی ٹی(IT) شعبہ کی توسیع کے لئے ہنرمندی کی تشکیل کے ذریعے بااختیار بنانا اور
(viii) NREGP کے ذریعہ روزگار کی فراہمی۔

بحیثیت مجموعی اوپر کے تجزیہ کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ غربت میں کمی اور روزگار کی تخلیق میں اضافہ کے لئے نمو کی غریب حامی حکمت عملی کی ضرورت ہے جس کا مطلب ہے ان شعبوں میں زیادہ سے زیادہ پیداواری روزگار کے مواقع پیدا ہوں جو غریبوں کو اپنی آمدنی کی سطح کو بڑھانے میں مدد فراہم کریں۔

2014 کے بعد کچھ نئے پروگرام کو اپنایا گیا۔

1. وزیراعظم جن دھن یوجنا
2. وزیراعظم گرامین آواس یوجنا

سیکشن-B (5 نشانات)

1. بے روزگاری کے مختلف اقسام کا جائزہ لیجئے۔

ج: **1. ساختی بے روزگاری:** اس قسم کی بے روزگاری کا تعلق ملک کی معاشی ساخت سے ہے آبادی میں تیزی سے اضافہ اور مزدوروں کی عدم نقل پذیری کی وجہ سے جب مزدوروں کی طلب ان کی رسد سے کم ہوتی ہے تو معیشت میں بے روزگاری رونما ہوتی ہے۔ اس قسم کی ساختی بے روزگاری کی نوعیت طویل مدتی ہوتی ہے۔

2. **پوشیدہ بے روزگاری:** ایک شخص پیداواری عمل میں کچھ بھی تعاون نہیں کرتا یا دوسرے الفاظ میں اگر اس کو کام سے ہٹا دیا جائے تو پیداوار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اس کو چھپا ہوا بے روزگار کہا جائے گا اس قسم کے بے روزگار فرد کی حاشیائی پیداواری صفر ہوتی ہے۔

3. **موسمی بے روزگاری:** موسمی تغیرات کی بنیاد پر طلب میں تبدیلی کی وجہ سے موسمی بے روزگاری رونما ہوتی ہے۔ مزدوروں کو سال بھر کام نہیں ملتا انہیں سال کے صرف 6 مہینوں ہی میں کام ملتا ہے۔ زراعت میں جب زرعی سرگرمیاں عروج پر ہوتی ہیں تو انہیں کام نہیں ملتا ہے۔

4. **مزاحمتی بے روزگاری:** عارضی بے روزگاری جو مزدوروں کے ایک پیشے سے دوسرے پیشہ میں منتقلی کے دوران پیدا ہوتی ہے مزاحمتی بے روزگاری کہلاتی ہے۔

5. **چکری بے روزگاری:** چکری بے روزگاری کی بنیادی وجہ کاروباری سرگرمیوں کا ٹھپ ہو جانا ہے عام طور پر تجارتی نشیب و فراز کی وجہ سے اس قسم کی بیروزگاری دیکھنے کو ملتی ہے۔

6. **تکنیکی بے روزگاری:** جب نئی اور جدید ٹکنالوجی متعارف ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے کچھ مزدوروں کی منتقلی عمل میں آتی ہے اس کو تکنیکی بے روزگاری کہتے ہیں۔

2. ہندوستان میں غربت کے اسباب کی جانچ کیجئے۔

ج: غربت کی تعریف ایک سماجی مظہر کے طور پر کی جاسکتی ہے کہ جس میں معاشرہ کا ایک طبقہ اپنی زندگی کی بنیادی ضروریات کی تکمیل نہیں کر سکتا۔ جب سماج کا ایک قابل لحاظ حصہ اقل ترین معیاری زندگی سے محروم ہو جاتا ہے اور محض گزارے کی سطح پر زندگی بسر کر رہا ہے۔ ہندوستان میں غربت کی اہم وجہ کو ذیل میں بتایا گیا ہے۔

1. **معاشی قوت کا ارتکاز:** ہندوستان میں آمدنی کا فرق شہری اور دیہی جانبداری کا شکار ہے۔ اسطرح آمدنی اور دولت میں عدم مساوات اور معاشی قوت کا ارتکاز یہ وہ اسباب ہیں جس کی وجہ سے امیر' امیر ترین اور غریب' غریب تر ہوتے جا رہے ہیں اور 1990 کی دہائی کے دوران آمدنی کے اس فرق میں اضافہ ہوا ہے۔

2. **آبادی کا بھاری دباؤ:** ہندوستان میں اہم مسئلہ پیدائش کی اونچی شرح اور اموات کی گرتی ہوئی شرح ہے۔ آبادی میں اضافہ کی تیز

شرح ہے۔آبادی میں تیز رفتار اضافہ بڑھتی ہوئی آبادی کی بقا کے لئے غذا' کپڑا' مکان کی ضرورت ہوتی ہے۔

3. **قدرتی وسائل سے کم استفادہ:** ہمارے ملک میں قدرتی وسائل سے بہت استفادہ حاصل کیا جاتا ہے۔دریاؤں کا پانی' جنگلات کی دولت' معدنی دولت وغیرہ ان تمام کا مکمل استعمال نہیں ہورہا ہے۔

4. **بے روزگاری:** ہندوستان میں محنت کثرت سے پائے جانے والا عامل پیداوار ہے نتیجتاً تمام کارکرد آبادی کو مناسب اور مفید روزگار فراہم کرنا مشکل ہے۔ بے روزگاری ساختی ہے اور یہ اصل کی کمی کا سبب بنتی ہے۔ ہندوستانی معیشت میں خاطر خواہ اصل دستیاب نہیں ہے کہ صنعتوں کو اس حد تک وسعت نہیں دی گئی کہ تمام مزدور قوت کو جذب کیا جاسکے۔اس کے نتیجہ میں ملک میں بے روزگاری اور غربت پیدا ہوتی ہے۔

5. **ناقص تعلیم:** غربت کی ایک اور بڑی وجہ غریبوں کا کم تعلیم حاصل کرنا ہے۔ یہ تعلیمی امتیاز' غریب افراد میں نسبتاً کم آمدنی کی سطح کے لئے ایک بنیادی عامل ہے۔غریب والدین اس قابل نہیں ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیمی سطح تک پہنچنے میں مدد کرسکیں اور ان کا معیار زندگی بھی پست ہوتا ہے۔

6. **افراط زر:** قیمتوں میں مسلسل اضافہ غربت کی ایک اور اہم وجہ ہے۔ جب قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو زر کی قوت خرید مزید گھٹتی ہے اور یہ سماج کے نچلے اوسط اور غریب طبہ کو مزید مفلس بناتی ہے۔اس طرح افراط زر کا دباؤ ملک میں غربت کو بڑھاوا دیتا ہے۔

7. **پست ٹیکنالوجی:** ٹیکنالوجی کی پست سطح بھی ہندوستان میں غربت کے لئے ذمہ دار ہیں۔ پست ٹیکنالوجی کی وجہ سے صنعتی ترقی کی رفتار کم ہے اور پیداواری کم ہے جس کی وجہ سے سرمایہ کی قلت ہے۔

8. **اصل کی قلت:** کم پیداواری معیشت کو کم حقیقی آمدنی' کم بچت' کم سرمایہ اور تشکیل اصل کی کم شرح کی طرف لے جاتی ہے جو غربت کی اہم وجہ ہے۔

9. **پنچسالہ منصوبوں کی ناکامی:** پہلے پنچسالہ منصوبے سے ہی خاص طور پر پانچویں پنچسالہ منصوبے میں غربت کو ختم کرنے کے پروگرام کو روبہ عمل لایا گیا لیکن یہ تمام پروگرامس غربت کو ختم کرنے میں ناکام ثابت ہوئے۔

سیکشن-C (2 نشانات)

1. **قومی آمدنی**

ج: قومی آمدنی کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے مالی سال کے دوران ملک میں پیدا ہونے والے تکمیل شدہ اشیاء اور خدمات کی جملہ قدر ہے۔ ہندوستان کی مرکزی مردم شماری تنظیم قومی آمدنی کا تخمینہ کرتی ہے اور ہندوستان کے اعداد وشمار پیش کرتی ہے۔

2. فی کس آمدنی

ج: قومی آمدنی کو ملک کی جملہ آبادی سے تقسیم کرنے سے فی کس آمدنی حاصل ہوتی ہے جو ہمارے ملک کی آبادی کے اوسط معیار زندگی کو ظاہر کرتا ہے۔

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{قومی آمدنی}}{\text{ملک کی آبادی}}$$

3. خط غربت

ج: اقل ترین آمدنی کی سطح جس سے انسان کی بنیادی ضرورتوں کی تکمیل ہو۔جس کی پیمائش حراروں میں کی جاتی ہے جو 2400 حرارہ فی کس فی یوم دیہی علاقوں کے لئے اور 2100 حرارہ شہری علاقوں کے لئے حاصل ہونا چاہئے۔

4. غربت خلاء

ج: غربت خلاء غربت کے نیچے کا اوسط فاصلہ ہے یہ غربت کی گہرائی اور ساتھ ساتھ اثر کو ظاہر کرتا ہے۔

$$\text{غربت} = \frac{\text{خط غربت} - \text{غریب کے اوسط صرف اور اخراجات}}{\text{خط غربت}}$$

4 اکائی

منصوبہ بندی اور NITI آیوگ

سیکشن-B (5 نشانات)

1. منصوبہ بندی کیا ہے؟ وضاحت کیجئے۔

ج: منصوبہ بندی سے مراد کسی بااختیار ادارے کی جانب سے معیشت پر دانستہ طور پر کنٹرول اور معیشت کی سمت کا تعین ہے جس کے تحت ایک متعینہ وقت میں طئے شدہ مقاصد اور نتائج کے حصول ممکن ہو سکے۔ دوسرے الفاظ میں منصوبہ دراصل صرف ایک دستاویز ایک خاکہ اور ایک قابل عمل نمونہ ہے۔ ہندوستان میں پنچسالہ منصوبہ پر عمل کیا جاتا ہے اس کو حکومت ہند کے ادارے ''منصوبہ بندی کمیشن'' جیسے 1950 میں قائم کیا گیا منصوبہ بندی کا خاکہ تیار کرتا ہے جسے یکم جنوری 2015 میں نیتی آیوگ کا نام دیا گیا۔

ہندوستانی منصوبوں کے مقاصد:

1. معاشی نشوونما
2. خودانحصاری
3. متوازن علاقائی ترقی
4. روزگار کے مواقع میں توسیع
5. آمدنی کی عدم مساوات میں کمی
6. غربت کا خاتمہ
7. جدیدیت
8. شمولیت پر مبنی نمو (Inclusiveness) اور مستحکم نشوونما

2. نیتی آیوگ (NITI Aayog) پر ایک نوٹ لکھئے۔

ج: نیتی آیوگ (National Institute for Transforming India) (NITI Aayog) کو حکومت ہند نے یکم جنوری میں منصوبہ بندی کمیشن کے بدلے قائم کیا۔ نیتی آیوگ کا اہم مقصد (NITI Aayog) باہمی وفاقی نظام (Co-operative federalism) پر توجہ مرکوز کرتا ہے یہ مرکز سے ریاست کی جانب یکطرفہ پالیسی کے رخ کو باہمی وفاقی نظام میں تبدیلی کی توقع رکھتا ہے۔

1. کسانوں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر زرعی پیداوار کے ساتھ غذائی طمانیت پر خصوصی توجہ دینا۔
2. انسانی اصل کا بھرپور استفادہ
3. بہترین حکومت کو فروغ دینا
4. جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعہ اس کو فروغ دینا۔
5. ترقیاتی عمل میں غیر مقیم ہندوستانی طبقہ کو شامل کرنا۔

نیتی آیوگ کی تنظیمی ساخت:

1. **صدرنشین:** وزیراعظم
2. **نائب صدرنشین:** جس کا تقرر وزیراعظم کے ذمہ ہوتا ہے۔
3. اراکین (i) ہمہ وقتی اراکین (ii) جزوقتی اراکین
4. اراکین بہ حیثیت عہدہ(Ex-officio members): زیادہ سے زیادہ تعداد (4) ہوگی۔
5. چیف ایگزیکیٹو آفیسرس(Chief Executive Officers): ان کا تقرر ایک متعینہ مدت کے لئے وزیراعظم کرتے ہیں۔

سیکشن-C (2 نشانات)

1. علاقائی متوازن ترقی

ج: اس سے مراد علاقائی عدم توازن کو کم کرنا ہے۔ جس کے لئے مختلف پروگرام متعارف جن میں ملک کے پسماندہ علاقوں کو سرمایہ کے ذرائع فراہم کرنا۔ مخصوص علاقہ ترقی پروگرام وغیرہ۔

2. نیتی آیوگ(National Institute for Transforming India) (NITI Aayog):

ج: نیتی آیوگ کو حکومت ہند نے یکم جنوری 2015 میں منصوبہ بندی کمیشن کے بدلے میں قائم کیا۔ نیتی آیوگ کا اہم مقصد باہمی وفاقی نظام(Co-operative federalism) پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ یہ مرکز سے ریاست کی جانب یک طرفہ پالیسی کے رخ کو باہمی وفاقی نظام میں تبدیلی کی توقع رکھتا ہے۔

5 اکائی

زرعی شعبہ

سیکشن-A (10 نشانات)

1. زراعت میں کم پیداواری کی وجوہات بیان کیجئے۔

ج: پیداواری سے مراد فی ہیکٹر اوسط پیداوار ہے۔ ہندوستان کی پیداواری کا ترقی یافتہ ممالک سے موازنہ کیا جائے تو بہت کم ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کی گیہوں کی پیداوار 10,073 کلوگرام ہے اور ہندوستان کی پیداوار 3000 کیلوگرام فی ہیکٹر ہے۔ آیئے اس کے پیش نظر ہم ہندوستان میں کم پیداواری کے اسباب کا جائزہ لیتے ہیں۔

(A) عام اسباب

(i) سماجی ماحول: دیہاتوں کا سماجی ماحول زرعی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ ہندوستانی کسانوں کی اکثریت ناخواندہ، توہم پرست، قدامت پسند اور جدید ٹیکنالوجی کے لئے عدم دلچسپی رکھتے ہیں۔

(ii) زمین پر آبادی کا دباؤ: زمین پر آبادی کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ آبادی کا بڑا حصہ زراعت میں مشغول ہے۔ زمین پر بڑھتا ہوا آبادی کا دباؤ جزوی طور پر ضمنی تقسیم اور انتشار اراضی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو زراعت میں کم پیداواری کا ذمہ دار ہے۔

(iii) زمینی تنزلی: 43% اراضی شدید تنزلی سے متاثر ہے۔ ملک میں کم زرعی پیداواری کی ایک بڑی وجہ مٹی کی تنزلی (Soil degradation) ہے۔

(iv) ناکافی بنیادی سہولیات: بنیادی سہولیات جیسے سڑکیں، مواصلات، بازار کاری، قرض، بجلی اور ڈرینج وغیرہ کا ناکافی ہونا کم زرعی پیداواری کی طرف لے جاتا ہے۔ اس لئے زرعی پیداوار اور پیداواری بہت کم ہے۔

(B) ادارہ جاتی اسباب (Institutional Causes)

(i) ملکیت اراضی کا نظام: برطانیہ کے شدید استحصالی زمینداری/جاگیرداری نظام نے پیداوار اور پیداواری کو بڑھانے کے لئے کسانوں کی صلاحیت، رضامندی اور جوش کو ختم کر دیا گیا۔ آزادی کے بعد درمیانی افراد کا خاتمہ کیا گیا لیکن بڑے زمیندار/لگان داروں کا نظام اب بھی موجود ہے جو کم پیداواری کی ایک وجہ ہے۔

(ii) **اراضیات کا سائز:** ہندوستان میں اراضیات کا اوسط سائز بہت کم ہے۔ 11-2010 میں جملہ اراضیات کا 85% سائز 12 ایکر سے بھی کم تھا جس میں جدید ٹیکنک کا استعمال دشوار ہے جو کم پیداواری کا سبب ہے۔

(iii) **کاروباری تنظیم کی کمی:** زرعی شعبہ اپنے زرعی کاموں میں تمام کاروباری مہمات میں مسابقت سے عاری ہے۔ تمام ترترقی یافتہ ممالک میں کاروباری نظام پایا جاتا ہے۔

(iv) **سرمایہ کاری کی قلت:** دیہی علاقوں میں زرعی بنیادی ڈھانچہ جیسے سڑکیں' گودام' سرد خانے (Cold storage)' کٹائی اور پروسیسنگ مشنری وغیرہ میں اب بھی سرمایہ کاری کی کمی ہے۔

(C) **فنی اسباب (Technical Causes):**

(i) **پیداوار کی ناقص تکنیک:** بیشتر ہندوستانی کسان قدیم پیداواری تکنیک استعمال کرتے ہیں۔ کھاد اور بہترین اپج رکھنے والے بیجوں کا استعمال بھی محدود ہے۔ اب بھی ہندوستانی زراعت روایتی ہے اور اسی وجہ سے پیداواری جدید مداخلات کی ناکافی دستیابی بھی کم پیداواری کا سبب بنتی ہے۔

(ii) **ناکافی آب پاشی:** سال 20-2019 تک ہندوستان قابل کاشت رقبہ کے مجملہ صرف 45% حصہ میں آب پاشی سہولیات فراہم کرنے کے قابل تھا۔ ہندوستان میں زراعت کی کم پیداواری کی بڑی وجہ آب پاشی سہولیات کا فقدان ہے۔

(iii) **ماحولیاتی انحطاط:** ماحولیاتی انحطاط جیسے مٹی کا کٹاؤ (Soil Erosion)' زیرزمین پانی کی کمی وغیرہ بھی زراعت میں کم پیداوار کے لئے حصہ دار ہیں۔ کھاد' جراثیم کش ادویات کا بے دریغ استعمال دیگر آلودگیوں کے ساتھ اس ماحولیاتی انحطاط کے ذمہ دار ہیں۔

2. زرعی بازاری میں کیا نقائص ہیں؟ زرعی بازارکاری کے نقائص کو دور کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات کی وضاحت کیجئے۔

ج: زراعت سے متعلق قومی کمیشن نے زرعی مارکیٹنگ کی تعریف اس طرح کی کہ "یہ ایک ایسا عمل ہے جو ایک قابل فروخت کاشتکاری اشیاء پیدا کرنے کے لئے فیصلے کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اس میں اس مارکٹ نظام ڈھانچہ کے تمام پہلو شامل ہیں۔

ہندوستان میں زرعی مارکٹنگ کی خامیوں کو ذیل میں بتایا گیا ہے۔

(i) ذخیرہ اندوزی کی غیر مناسب سہولیات کی وجہ سے کاشتکاروں کی اپنی زرعی فاضل پیداوار چوہوں اور بارش کی نذر ہو جاتی ہے۔

(ii) حمل و نقل کی ناکافی سہولیات کی وجہ سے کسان مقامی تاجروں/ساہوکاروں/کمیشن ایجنٹس و مارکٹ کی قیمتوں سے کم قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور ہے۔

(iii) گریڈنگ کے مناسب نظام کی کمی کی وجہ سے کسانوں کو نفع بخش قیمتیں حاصل نہیں ہو رہی ہیں۔

(iv) غیر مناسب امدادی قیمت

(v) درمیانی افراد کی موجودگی

حکومتی اقدامات

1. **منظم بازار(Regulated Market)**: بازاروں میں غیر صحت مند سرگرمیوں کے خاتمے اور نفع بخش قیمتوں کو یقینی بنا کر کاشت کاروں کے مفادات کے تحفظ کے لئے باضابطہ منڈیوں کے قیام کی خاطر State Agriculture Products Markets Act ترقی اور ضوابط کو لاگو کیا گیا۔

A. نفع بخش قیمتوں B. بہتر گریڈنگ سہولیات C. ذخیرہ اندوزی سہولیات

2. **گودام کی سہولیات**: کسانوں کو فروخت کی مشکلات سے بچانے کے لئے خاص طور پر چھوٹے اور حاشیائی کسانوں کے لئے دیہاتوں اور شہروں میں ذخیرہ گھر رگودام قائم کردیے گئے۔

1. 1951ء میں Central Warehousing Corporation کو قائم کیا گیا۔
2. ریاستی گودام کارپوریشن قائم کیا۔
3. Food Corporation of India کا قیام 1965 میں عمل میں آیا۔

4. **بازاری معلومات**: حکومت نے کسانوں کو مختلف بازاروں میں مروجہ قیمتوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لئے متعدد اقدامات شروع کئے ہیں آل انڈیا ریڈیو کے ذریعے مارکٹوں میں مروجہ قیمتوں کے رجحانات کا ہفتہ وار جائزہ لیا جاتا ہے اور AIR اور دوردرشن نے بات چیت کا اہتمام کیا۔ کسانوں کی ہر طرح سے مدد کے لئے ٹول فری نمبر پر مشتمل کسان کال سنٹر قائم کیا گیا تھا۔

5. **تائیدی قیمتیں**: حکومت وقفہ وقفہ سے متعدد 22 زرعی اشیاء کی جس میں گیہوں، دھان، مکئی وغیرہ کی اول ترین تائیدی قیمتوں اور ترغیبی قیمتوں کا اعلان کرتی رہتی ہے تاکہ کسانوں کو مناسب منافع کو یقینی بنایا جاسکے۔ ان قیمتوں کو Commision for Agriculture Costed Prices (CACP) کی سفارشات کے مطابق طئے کیا جاتا ہے۔

6. **دیگر اقدامات**: کسانوں کو زرعی مارکیٹنگ کو فائدہ بخش بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات بھی ضروری ہیں:

1. طبعی رابطوں (سڑک اور مواصلات) کو بہتر بنانا۔
2. معاشی رابطوں (بینک اور مالیاتی اداروں) کو بہتر بنانا
3. الکٹرانک رابطوں (فون، انٹرنیٹ، تار وغیرہ) کو بہتر بنانا۔
4. رعیتو بازار کی حوصلہ افزائی۔
5. حمل ونقل کی لاگت کو کم کرنا۔

سیکشن-B (5 نشانات)

1. ہندوستان میں اہم (بڑی) زرعی فصلوں کی پیداوار کے رجحانات سے متعلق لکھئے۔

ج: ہندوستان میں بڑی اوراہم فصلوں کی پیداوار اور پیدا آوار بہت کم ہے۔آزادی کے بعد 1970 میں سبز انقلاب پر عمل آوری کی وجہ سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

بڑی اوراہم فصلیں دھان، گیہوں، مکئی، دالیں، تیل کے بیج کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔2018-1951 تک کے اہم زرعی فصلوں کے رجحانات کی ذیل میں وضاحت کی گئی ہے۔

1. دھان کی پیداوار میں 20.5 ملین ٹن سے 116.4 ملین ٹن کا اضافہ ہوا۔
2. گیہوں کی پیداوار میں 6.4 ملین ٹن سے 102.2 ملین ٹن کا اضافہ ہوا۔
3. مکئی کی پیداوار میں 1.7 ملین ٹن سے 27.2 ملین ٹن تک اضافہ ہوا۔
4. دالوں کی پیداوار میں 8.4 ملین ٹن سے 23.4 ملین ٹن کا اضافہ ہوا۔
5. تیل کے بیجوں کی پیداوار میں 5.1 ملین ٹن سے 23.4 ملین ٹن کا اضافہ ہوا۔

ہندوستان گیہوں کی پیداوار میں سب سے اوپراور دالوں کی پیداوار میں سب سے پیچھے ہے۔حکومت کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات جیسے اصلاحات اراضی، ٹیکنالوجی پر عمل درآمد، جدید داخلات کا استعمال، فرٹیلائزر (Fertilizers)، کیڑے مار دوائیں اور بنیادی سہولیات جس سے زرعی نمو کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

2. دیہی مقروضیت کی وجوہات کیا ہیں؟

ج: ہندوستان میں تقریباً 70% آبادی گاؤں میں رہتی ہے۔یہ پایا گیا ہے کہ لوگ قرض پر لی گئی رقم کا زیادہ تناسب غیر پیداواری مقاصد کے لئے صرف کرتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ پرانے قرضوں کی ادائیگی کرنے سے قاصر ہیں۔دیہی مقروضیت کی اہم وجہ زراعت کا غیر ترقی یافتہ ہونا ہے۔

دیہی مقروضیت کے اسباب حسب ذیل ہیں:

1. غربت، بچوں کی پست سطح
2. قرض کے غیر پیداواری مقاصد
3. والدین سے قرض وراثت میں ملنا۔
4. بیمار صحت
5. خشک سالی
6. زیادہ بارش سے فصلوں کا تباہ ہونا

7. حکومت کی جانب سے رعایتوں کا فقدان

8. کاشتکاری کی بڑھتی ہوئی لاگت

9. ساہوکاروں اور درمیانی افراد پر انحصار

3. زرعی قرض کے غیرادارہ جاتی ذرائع کے نقائص کیا ہیں؟

ج: غیرادارہ جاتی ذرائع میں ساہوکار، زمیندار، تاجر، کمیشن ایجنٹ، رشتہ دار، دوست وغیرہ شامل ہیں۔ان ذرائع میں بہت ساری خرابیاں ہیں جسے ذیل میں بتایا گیا ہے۔

1. شرح سود میں عدم یکسانیت
2. اکثر چھوٹے کسانوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے اوران کی زمینوں پر قبضہ کرلیا جاتا ہے۔
3. چھوٹے کسان اور غیرزمین مزدور بندھوا غلام ہوتے ہیں۔
4. اس قسم کے قرض کے ذرائع غیرقانونی ہوتے ہیں۔
5. یہاں پر دھاندلیوں کا اندیشہ رہتا ہے۔

سیکشن-C (2 نشانات)

1. سبز انقلاب

ج: اس کو گیہوں کا انقلاب اور نئی زرعی حکمت عملی بھی کہتے ہیں۔اس کو زراعت کی پیداوار اور پیداآوری میں اضافہ کے لئے متعارف کیا گیا۔تا کہ جدید داخلات جیسے Hyrp بیج، کیمیکل اور فرٹیلائزر، ایم ایس سوامی ناتھن کو بابائے سبز انقلاب کہا جاتا ہے۔

2. آبپاشی

ج: زراعت اور آبپاشی کا راست تعلق ہے۔ 20-2019 تک جملہ زرعی زمین کے 45% رقبہ کو آبپاشی سہولیات فراہم کی گئیں۔ ہندوستان میں پیداآوری کے پست ہونے کی اہم وجہ آبپاشی سہولتوں کا فقدان ہے۔

3. گوداموں کی سہولیات

ج: زرعی اجناس کی ذخیرہ اندوزی کے لئے گاؤں اور دیہات میں گوداموں کو قائم کیا گیا۔ ویرہاؤزنگ کارپوریشن آف انڈیا کا قیام 1957 میں اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کا قیام 1965ء میں عمل میں آیا۔

4. زرعی پیدا آوری

ج: اس سے مراد اوسط پیداوار فی ہیکٹر ہے۔ ترقی یافتہ مما لک کی بہ نسبت ہندوستان کی پیدا آوری بہت پست ہے مثلاً ہندوستان کی فی ہیکٹر پیدا آوری 3000 کیلوگرام ہے جب کہ امریکہ کی پیدا آوری 10,073 کیلوگرام ہے۔

5. علاقائی دیہی بینک

ج: چھوٹے اور حاشیائی کسانوں، بے زمین مزدوروں، فنکاروں اور دیہی مقیم چھوٹے ذرائع کو فراہم کئے جانے والے قرض کے خلاء کو کم کرنے کے لئے اہم نرسمہم کمیٹی کی سفارش پر علاقائی دیہی بینک کا قیام 2/اکٹوبر 1975 کو عمل میں لایا گیا۔

6. غذائی تحفظ

تمام عوام کو تمام اوقات میں بنیادی غذا ان کی ضرورت کے لحاظ سے انہیں مادی اور معاشی رسائی حاصل ہو اس تعریف کو اقوام متحدہ کمیٹی نے پیش کیا۔

6 اکائی

صنعتی شعبہ

سیکشن-A (10 نشانات)

1. **1991ء کی صنعتی پالیسی قرارداد کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔**

ج: 1991ء کی صنعتی پالیسی کو ایل۔پی۔جی ماڈل اور نئی صنعتی حکمت عملی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔اس پالیسی کا اعلان ہندوستان کی مرکزی حکومت نے وزیر اعظم شری پی۔وی۔نرسمہا راؤ اور وزیر خزانہ منموہن سنگھ کے ذریعہ دو مرحلوں میں کیا تھا۔ پہلے مرحلے کا اعلان 24/جولائی 1991ء کو کیا گیا تھا اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کو اہمیت دی گئی تھی۔دوسرے مرحلے کا اعلان 6/اگست 1991ء کو کیا گیا اور اس میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو اہمیت دی گئی۔نئی صنعتی پالیسی معیشت کو کافی حد تک آزاد (Deregulate) کرتی ہے۔

1. **صنعتی لائسنسنگ کا خاتمہ:** اس پالیسی نے ہندوستان کو آزادیانہ کی طرف لے جانے کے ایک بڑے اقدام کے طور پر %80 صنعتی لائسنسوں کو ختم کر دیا، صرف 6 صنعتوں کو لائسنس کے ماتحت رکھا گیا جو یہ ہیں: (1) الکوہل، (2) سگریٹ، (3) ڈرگس، (4) کیمیائی مادے، (5) دواسازی، (6) الیکٹرانکس۔
2. **عوامی شعبہ کے رول کو کم کرنا:** پالیسی کے حصہ کے طور پر عوامی شعبہ کے رول کی نئی تعریف پیش کی گئی ہے۔مرکزی حکومت نے عوامی شعبہ کی از سر نو تشکیل کے لئے غیر سرمایہ کاری کی پالیسی اپنائی ہے جس سے عوامی شعبہ کی صنعتوں کی تعداد کم ہو کر 3 رہ گئی ہے جو یہ ہیں: (1) اسلحہ و گولہ بارود، (2) ایٹمی توانائی، (3) ریل۔
3. **MRTP ایکٹ:** نئی پالیسی نے ایم آر ٹی پی ایکٹ 1969 میں ترمیم کی ہے۔اس پالیسی کے مطابق حکومت کمزور یا نقاص ٹیکنالوجی کی حامل عوامی شعبہ کی صنعتوں کا جائزہ لے گی اور چھوٹے پیمانے کی بیمار صنعتوں کو باز آباد/از سر نو تعمیر کرے گی۔
4. **بیرونی سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی کا آزادانہ داخلہ:** نئی صنعتی پالیسی میں راست بیرونی سرمایہ کاری (FDI) اور ٹیکنالوجی کے آزادانہ داخلہ کی اجازت دی گئی ہے۔خاص طور پر لازمی بنیادی سہولیات کے شعبہ میں۔
5. **آزاد صنعتی محل وقوع کی پالیسی:** نئی صنعتی پالیسی کے مطابق محل وقوع کے سلسلہ میں ایک ملین سے زیادہ آبادی والے شہروں کے علاوہ کسی بھی جگہ صنعتوں کے قیام کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں سوائے ان چند صنعتوں کے جن کے لئے لائسنس لینا لازمی ہے۔

نئی صنعتی پالیسی، آزادی کے بعد سے ہندوستان میں متعارف کروائے گئے بہت بڑے معاشی اور صنعتی اصلاحات ہیں۔1991ء کی صنعتی پالیسی بڑی تبدیلیوں کا باعث بنی جس میں ایک مضبوط اور مسابقتی خانگہ شعبہ کا ابھرنا وغیرہ شامل ہیں۔

اس پالیسی کا تنقیدی تجزیہ: 1991 کی پالیسی ہندوستانی معیشت اور سماج پر گہرا اثر رکھتی ہے۔ یہ اپنے اندر مثبت اور منفی دونوں طرح کے اثرات رکھتی ہے، جس کو مندرجہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

1. مثبت اثرات

(i) تخلیقی رجحان اور اختراعات آج کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ صنعتیں اشیاء کے ڈیزائن میں جدت کے لئے تحقیق اور ترقی پر توجہ مرکوز کی ہوئی ہیں۔

(ii) 1991ء کی پالیسی کے بعد، پیداوار سے لے کر صارفین کو پہنچنے تک مصنوعات کے معیاری پہلو کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوئی ہے۔

(iii) نئی صنعتی پالیسی کی وجہ سے بنیادی سہولیات میں زبردست ترقی محسوس کی جاسکتی ہے جیسے حمل ونقل، بینکنگ، مواصلات وغیرہ۔

(iv) FDI کی شکل میں بیرونی سرمایہ کا آزادانہ بہاؤ۔

(v) MNCs میں روزگار کے مواقع

(vi) معیار زندگی میں اضافہ

(vii) بہتر ٹیکنالوجی پر عمل آوری

2. منفی اثرات

(i) گھریلو صنعتوں کے لئے سخت مقابلہ

(ii) ٹریڈ یونینوں کے لئے سخت مقابلہ

(iii) بے روزگاری

(iv) MNCs کی جانب سے میزبان ملک کے قدرتی وسائل کا بے جا استعمال

(v) پیداواری ساخت میں بگاڑ رخرابیاں

2. ہندوستانی معیشت میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے رول کی وضاحت کیجئے۔

ج: ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں، غربت کا خاتمہ، روزگار کی فراہمی اور دیہی ترقی کے معاملہ میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا رول انتہائی اہم اور ناقابل بیان ہے۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ملک کی معاشی ترقی میں ہمہ جہتی رول ادا کرتی ہیں۔

چھوٹے پیمانے کی صنعتوں سے مراد ایسی صنعتی اکائیاں ہیں جہاں سرمایہ کاری 25 لاکھ سے زیادہ اور ایک کروڑ سے کم ہوتی ہے۔

1. چھوٹے پیمانے کی صنعتیں روزگار کے مواقع تخلیق کرتے ہیں: ہندوستان کو کثیر آبادی کا سنگین مسئلہ درپیش ہے جہاں روزگار کے وسیع مواقع پیدا کرنا لازمی ہوگیا ہے۔

بے روزگاری کا مسئلہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے قیام کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے جن میں زیادہ مزدور استعمال ہوتے ہیں۔

2. **وسائل کو زیادہ متحرک کرنا اور آجرانہ صلاحیت:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں دیہی علاقوں سے شہری علاقوں تک بچت اور کاروباری مہارتوں کو متحرک کرسکتی ہیں اور انہیں پیداواری مقصد کے لئے استعمال کرسکتی ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ملک میں دستیاب افرادی قوت کی صلاحیتوں اور ہنرمندی کو متحرک کر کے سماجی بہبود کو بھی بہتر بناتی ہیں۔

3. **منصفانہ آمدنی کی تقسیم کی سہولت کی فراہمی:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں آمدنی اور دولت کی منصفانہ تقسیم کرسکتی ہیں۔ ہندوستان میں بڑی حد تک آمدنی اور دولت کا ارتکاز بڑی صنعتوں میں پایا جاتا ہے۔ چھوٹے پیمانے کی نصعتیں وسائل اور محنت کی مہارتوں کو استعمال کرتی ہیں اور روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہیں جس سے آمدنی کی منصفانہ تقسیم میں آسانی ہوتی ہے۔

4. **صنعتوں کا علاقائی انتشار:** عوام' روزگار اور بہتر زندگی کی تلاش میں دیہی علاقوں سے ترقی یافتہ شہری علاقوں کی طرف منتقل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے شہروں میں بہت زیادہ ہجوم' آلودگی اور گندی بستیاں وجود میں آتی ہیں۔ ایسے مسائل کو چھوٹی صنعتوں کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے جو مقامی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے متوازن علاقائی ترقی کو فروغ دیتی ہیں۔

5. **ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے مواقع فراہم کرنا:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور تکنیکی اختراعات کو قبول کرنے کی حامل ہوتی ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ تک ٹیکنالوجی کی منتقلی میں سہولت فراہم کرتی ہیں جس کے نتیجہ میں پورے ملک کو ٹیکنالوجی کے ثمرات (فائدے) حاصل ہوتے ہیں۔

6. **دیہی انتظامی اور تنظیمی صلاحیت کا استعمال:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں مزدوروں کی انتظامی مہارتوں اور ان کی صلاحیتوں کا بہتر استعمال کرتی ہیں۔ وہ قابلیت اور استعداد کو بہتر بنانے کا ہر ممکن موقع فراہم کرتی ہیں۔

7. **برآمدات کی ترقی:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہندوستان کی بیرونی تجارت میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ وہ ہندوستان کی جملہ برآمدات کا 40% حصہ ادا کرتی ہیں۔ اس طرح وہ توازن ادائیگی کے دباؤ کو کم کرنے اور بیرونی زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کرنے میں مددگار ہوتی ہیں۔

8. **بڑے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی میں مدد:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں' بڑے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی میں مدد کے لئے اہم رول ادا کرتی ہیں۔ وہ نہ صرف خام مال بلکہ اجزاء' لوازمات اور ان کو درکار نیم تیار اشیاء فراہم کر کے بڑے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی میں مدد دیتی ہیں۔

9. **بہتر صنعتی تعلقات کی برقراری:** آجر اور مزدوروں کے درمیان بہتر اور اچھے صنعتی تعلقات سے نہ صرف مزدوروں کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس سے صنعتی تنازعات' ہڑتالیں' لاک ڈاؤن اور مزدوروں کے تنازعات بھی کم ہوتے ہیں۔

3. **ہندوستان میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مسائل کا جائزہ لیجیے۔**

ج: ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں چھوٹے پیمانے کی صنعتیں معاشی ترقی میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اپنا رول موثر اور بھر پور طریقے سے ادا کرنے کے موقف میں نہیں ہیں کیونکہ انہیں بہت سے مسائل درپیش ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. **مالیہ:** یہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو درپیش ایک سنگین مسئلہ ہے۔ مالیہ کسی بھی صنعت کے لئے زندگی میں خون کی طرح ہے۔ مالیہ کی کمی کا اہم سبب اصل کی قلت اور محدود ادارہ جاتی (بینکوں) قرض ہے۔

2. **خام مال:** یہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا بنیادی مسئلہ ہے۔ عام طور پر وہ اپنے ماداخل کے لئے مقامی مارکٹ پر منحصر ہوتی ہیں چونکہ وہ زیادہ قیمت پر کم مقدار خریدتے ہیں اس لئے پیداواری لاگت برداشت نہیں کر سکتے۔

3. **صلاحیت کا نامکمل استعمال:** یہ ایک حقیقت ہے کہ چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کا استعمال نہیں کرتی ہیں۔ اس عدم استفادہ کی کئی وجوہات ہیں جیسے خام مال کی کمی، مالیہ کی عدم دستیابی، بجلی کی دستیابی کا فقدان وغیرہ۔ نتیجتاً ان کی مصنوعات، بڑے پیمانے کی صنعتوں کی مصنوعات کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

4. **ٹکنالوجی:** یہ صنعتیں پیداوار کے پرانے اور فرسودہ طریقوں کے استعمال پر قائم ہیں۔ وہ جدید ٹکنالوجی کا استعمال نہیں کر پاتے ہیں کیوں کہ یہ مہنگی ہے جس کے باعث پیداوار ناقص اور پیداواری لاگت بڑھ جاتی ہے۔

5. **بازارکاری (مارکیٹنگ):** یہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا ایک اور مسئلہ ہے۔ وہ صارفین کے ذوق، پسند ناپسند اور مروجہ فیشن کے بارے میں مارکٹ سے معلومات حاصل کرنے کے موقف میں نہیں ہوتیں۔ یہ صنعتیں، ناقص معیار، زیادہ لاگت اور نقصانات کی وجہ سے اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کے سلسلہ میں بڑے پیمانے کی صنعتوں کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہوتی ہیں۔

6. **بنیادی سہولیات:** بنیادی سہولیات کے فقدان کی وجہ سے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ ان صنعتوں کو دستیاب بنیادی سہولیات خصوصاً حمل و نقل، مواصلات، بجلی وغیرہ بھی بہت ناقص ہوتی ہیں۔ جس سے کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور پیداوار کے معیار اور مقدار پر اثر ہوتا ہے جو آگے چل کر مزید نقصان کا باعث بنتا ہے۔

7. **پراجیکٹ کی منصوبہ بندی:** ہندوستان میں چھوٹے پیمانے کے آجروں کو درپیش مسائل میں ایک مسئلہ پراجیکٹ کی ناقص منصوبہ بندی ہے۔ محدود مالی وسائل کی وجہ سے چھوٹے پیمانے کے آجر اپنا پراجیکٹ شروع کرنے سے قبل، طلب کی صورت حال، بازارکاری کے مسائل، خام مال کے ذرائع اور بنیادی سہولیات کی موجودگی سے متعلق بہتر معلومات حاصل نہیں کرتے۔

8. **ہنرمند قوت:** یہ صنعتیں دیہی اور پسماندہ علاقوں میں قائم ہیں، اس وجہ سے انہیں ہنرمند مزدوروں کا مسئلہ درپیش ہے۔ مزید برآں چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہنرمند مزدوروں کو اجرت ادا کرنے کی متحمل نہیں ہوتی ہیں۔

9. انتظامی مسابقت: کئی چھوٹے پیانے کی صنعتیں انتظامی مہارتوں کی کمی کی وجہ سے بیمار ہوتی ہیں۔کاروبار کو کامیابی سے چلانے اور مہارتوں میں اضافہ کے لئے تربیت اور کونسلنگ ضروری ہے جس کی کہ چھوٹے پیانے کی صنعتوں میں کمی ہے۔

10. چھوٹے پیانے کی بیمار صنعتیں: چھوٹے پیانے کی صنعتوں کا روزگار کی تخلیق اور غربت کے خاتمہ کے لحاظ سے ہندوستان کی معاشی ترقی میں اہم رول رہا ہے لیکن چھوٹے پیانے کی صنعتوں کی اکثر اکائیاں بیمار ہوتی ہیں جس کی وجہ منصوبہ بندی کا فقدان، غیر ہنرمند مزدور، بھاری قرض اور پرانی ٹیکنالوجی ہیں۔

سیکشن-B (5 نشانات)

1. ہندوستان کے اقساط زر پر ایک نوٹ لکھئے۔

ج: یہ ایک ایسی صورت حال ہے جہاں مرکزی بینک (RBI) چند مالیتوں کے پرانے کرنسی نوٹ واپس لے لیتا ہے۔8/نومبر 2016ء کو مرکزی حکومت نے اعلان کیا کہ موجودہ سب سے اونچی مالیت کی کرنسی 500 اور 1000 روپیوں کی قانونی حیثیت کو ختم کر دیا گیا ہے۔کالے دھن کو ہٹانا، بدعنوانی کا خاتمہ اور ڈیجیٹل زر کو فروغ دینا نوٹ بندی کی وجوہات ہیں۔مقصد اچھا تھا لیکن حکومت نوٹ بندی کو بہتر طور پر روبعمل لانے میں ناکام رہی۔

نوٹ بندی کے عمل میں حکومت کی جانب سے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

1. حکومت نے 500 اور 2000 کے نئے کرنسی نوٹ متعارف کروائے۔
2. غیر نقدی (Cashless) معیشت کا فروغ۔
3. مخالف اشترا کی سرگرمیوں کا خاتمہ
4. معیشت کا استحکام

2. ہندوستان میں اشیاء اور خدمات ٹیکس (GST) کو کیوں متعارف کیا گیا؟ ہندوستانی معیشت پر اس کا اثر کیا ہے؟

ج: اشیاء اور خدمات ٹیکس ایک بالواسطہ ٹیکس ہے جس کو ہندوستان میں کئی بالواسطہ ٹیکسوں کی جگہ اپنایا گیا۔ یہ قانون یکم جولائی 2017ء کو نافذ کیا گیا۔اشیاء اور خدمات ٹیکس (GST) پورے ملک کے لئے واحد بالواسطہ ٹیکس ہے۔GST کا بنیادی مقصد ٹیکسوں کے متعدد اثرات (دوہرے ٹیکس) کو زائد کرنا ہے۔ اشیاء اور خدمات ٹیکس (GST) کا اثر:

1. GST پیدا کنندوں کے ٹیکسوں کے بوجھ کو کم کرتا ہے۔
2. اس کے ذریعہ پورے ملک کے لئے واحد ٹیکس نظام فراہم کیا گیا۔
3. یہ ٹیکس کے نظام میں مزید شفافیت لاتا ہے۔
4. یہ براہ راست حکومت کی آمدنی میں اضافہ کرتا ہے۔

5. یہ برآمدات پر عائد ہونے والی کسٹم ڈیوٹی کو ختم کر دیتا ہے۔

6. یہ ٹیکس کی مختلف رکاوٹوں جیسے چیک پوسٹ اور ٹول پلازوں کو ختم کرتا ہے۔

7. یہ پیداواری لاگت کو کم کرتا ہے۔

3. چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مسائل کو حل کرنے کے اقدامات کی نشاندہی کیجیے۔

ج: ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں غربت کا خاتمہ، روزگار کی فراہمی اور دیہی ترقی کے لحاظ سے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا رول انتہائی اہم ہے۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں سے مراد ایسی صنعتی اکائیاں ہیں جہاں سرمایہ کاری 25 لاکھ سے زیادہ اور ایک کروڑ سے کم ہوتی ہو۔

ہندوستان میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو کئی ایک مسائل درپیش ہیں جیسے مالیہ، بازارکاری، خام مال وغیرہ۔

چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مسائل کے حل کے لئے حکومت نے درج ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1. **قرض کی سہولت:** حکومت کو چاہئے کہ وہ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو تجارتی بینکوں کے ذریعہ کم شرح سود پر قرض فراہم کرے۔

2. **صنعتی اسٹیٹس:** بنیادی سہولیات جیسے بجلی، مواصلات، بازارکاری وغیرہ کی فراہمی کے لئے حکومت نے صنعتی اسٹیٹس قائم کئے ہیں۔

3. **تشہیر:** حکومت نے فروخت کو بڑھانے کی غرض سے شوروم، صنعتی نمائش کا اہتمام کیا ہے۔

4. **خام مال کی دستیابی:** حکومت رعایتی قیمتوں پر خام مال فراہم کرتی ہے اور بیرونی ممالک سے درآمد کرتی ہے۔

5. **تربیتی اداروں کا قیام:** حکومت نے معیاری تربیت یافتہ اور ٹکنالوجی سے واقف مزدوروں کی فراہمی کے لئے تربیتی مراکز قائم کئے ہیں۔

6. **دستکاری مراکز:** دستکاری کو فروغ دینے کے لئے دستکاری مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

7. **جانچ کے مراکز:** حکومت نے صنعتوں کی پیداوار کو معیاری بنانے کے لئے جانچ کے مراکز (لیبارٹریز) قائم کی ہیں۔

8. **ڈیزائن کی فراہمی:** حکومت صارفین کو راغب کرنے اور فروخت کو بڑھانے کے لئے نئے ڈیزائن بھی فراہم کرتی ہے۔

سیکشن-C (2 نشانات)

1. استخراجی صنعتیں

ج: وہ صنعتیں جو زمین سے خام مال اخذ کرتی ہیں انہیں استخراجی صنعت کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر تیل کی صنعت، گیس کی صنعت، معدنیات اور کانکنی کی صنعت وغیرہ۔

2. عوامی اور خانگی شعبہ

(A) عوامی شعبہ سے مراد وہ جو حکومت کی ملکیت، انتظامیہ اور کنٹرول میں ہوتا ہے۔ عوامی شعبہ خدمت پر مبنی مقصد کے تحت ہوتا ہے۔

(B) خانگی شعبہ کا مطلب وہ جن کی ملکیت، انتظامیہ اور کنٹرول خانگی افراد یا فرم کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ اس شعبہ کا مقصد زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنا ہوتا ہے۔

3. صنعتی پسماندگی

ج: اس سے مراد کس ملک میں صنعتیں کم ترقی یافتہ ہوتی ہیں' اس کا نتیجہ معاشی پسماندگی ہے جس کی وجہ سے معیار زندگی بہت خراب ہوتا ہے۔ ہندوستان میں صنعتی پسماندگی کی نشاندہی کے لئے پانڈے کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

4. میک ان انڈیا

ج: حکومت ہند نے وزیراعظم شری نریندر مودی کی زیر قیادت ستمبر ء میں اس پروگرام کا آغاز کیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد ہندوستان کے معاشی حالات کو بہتر بنانا اور ہندوستان کو سب سے پسندیدہ عالمی مینوفیکچرنگ ہب (مرکز) بنانا ہے۔

5. آزادیانہ

ج: یہ وہ عمل ہے جو تجارت اور صنعت پر عائد تحدیدات کو ختم کرنے کے لئے حکومت ہند نے 1991ء میں متعارف کروایا' اس ہدف کے ساتھ کہ معاشی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لئے ہندوستان کو خانگیانہ پر مبنی بنایا جائے۔

اکائی 7

ثلثی شعبہ

سیکشن-B (5 نشانات)

1. ہندوستان میں شعبہ خدمات کے نمو کے متعلق لکھئے۔

ج: اس شعبہ کو "ثلثی شعبہ" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ملک کا تیسرا اہم شعبہ ہے۔ اس شعبہ میں وکلاء، ڈاکٹرس، ہوٹل، بینک، حمل ونقل، مواصلات اور انشورنس وغیرہ شامل ہیں۔ زراعت اور صنعتی ترقی کا انحصار اسی شعبہ پر ہے۔ یہ ملک کا سب سے تیز رفتار نمو والا شعبہ ہے۔ ایک مقررہ مدت کے دوران اشیاء اور خدمات کی پیداوار میں اضافہ کو نمو کہتے ہیں۔

1. یہ شعبہ جملہ GNP میں تقریباً 58% حصہ ادا کرتا ہے۔
2. ہندوستان میں شعبہ خدمات کی سالانہ نمو مستقل قیمتوں پر 18-2017 سے 20-2019 تک تقریباً 7% ہے۔
3. خدمات میں تجارت، حمل ونقل، مواصلات وغیرہ کی نمو 18-2017 میں 7.8% سے گھٹ کر 20-2019 میں 5.9% ہوگئی۔
4. مالیہ رئیل اسٹیٹ اور پیشہ ورانہ خدمات کی شرح نمو میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔
5. عوامی انتظامیہ، دفاع اور دیگر خدمات کی شرح نمو میں کمی آئی ہے۔

2. قومی انفراسٹرکچر پائپ لائن 2025-2020 کیا ہے؟

ج: معاشی ترقی کے لئے بنیادی سہولیات میں سرمایہ کاری ازحد ضروری ہے۔ ہندوستان کو نمو کے لئے بنیادی سہولیات کی ترقی کی ضرورت ہے اس کے لئے مرکزی حکومت نے اس پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ قومی انفراسٹرکچر پائپ لائن' ایک سرمایہ کاری منصوبہ ہے۔ ہندوستان کی مرکزی حکومت نے 2020 سے 2025 تک پانچ سالوں کے لئے متعینہ شعبوں میں بنیادی سہولیات کے اضافہ کے لئے اس کا آغاز کیا ہے۔ اس پروگرام کے اہم مقاصد کو درج ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1. سالانہ انفراسٹرکچر سرمایہ کاری کا منصوبہ تیار کرنا
2. بنیادی انفراسٹرکچر سہولیات کی ترقی
3. مزید روزگار کے مواقع تخلیق کرنا۔
4. ملک میں سرمایہ کاری کے لئے ترغیب دینا۔
5. بہتر طریقے سے تیار کردہ، منصوبہ بند پراجیکٹس کا آغاز کرنا۔

.3 LIC کے اہم مقاصد کیا ہیں؟

ج: ہندوستان میں بیمہ کاروبار کا آغاز آزادی سے قبل ہوا۔ زندگی کا بیمہ ایک معاہدہ ہے جس کے تحت بیمہ شدہ شخص کی موت یا معاہدہ کا وقت مکمل ہونے (میچورٹی) پر ایک رقم ادا کی جاتی ہے۔ لائف انشورنس آف انڈیا (LIC) کا آغاز 1956ء میں ہوا۔ یہ ایک ''اجارہ داری'' کا ادارہ ہے۔ LIC کا مشن مالی تحفظ کے ذریعہ عوامی زندگی کے معیار کو بلند کرنا ہے۔

مقاصد:

1. زندگی کا بیمہ کو دیہی علاقوں تک وسعت دینا۔
2. زیادہ سے زیادہ بچتوں کو جمع کرنا۔
3. پالیسی ہولڈروں کو تحفظ فراہم کرنا۔
4. ملک میں سرمایہ کاری کا اضافہ کرنا۔
5. معاشی طور پر پسماندہ طبقات کو مالی تحفظ فراہم کرنا۔

سیکشن- C (2 نشانات)

.1 ثلثی شعبہ

ج: اس کو خدمات کا شعبہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ معیشت کا تیسرا بڑا شعبہ ہے جو معیشت کی کارکردگی کے لئے تمام اہم خدمات مثلاً بینک، ہوٹلیں، تعلیم، صحت اور بیمہ وغیرہ فراہم کرتا ہے۔

.2 بنیادی سہولتیں (انفراسٹرکچر)

ج: وہ سہولتیں جو راست طور پر پیداواری سرگرمیوں میں مددگار ثابت ہوتی ہیں، انفراسٹرکچر کہلاتی ہیں۔ کسی ملک کے انفراسٹرکچر کو دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1. معاشی انفراسٹرکچر: حمل ونقل، بینک اور مواصلات
2. سماجی انفراسٹرکچر: تعلیم اور صحت

3. باقیاتی ایندھن: زرکاری ایندھن، جانوروں کی باقیات اور پودوں سے تیار ہوتا ہے۔ اس کو تین زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے جو یہ ہیں: (1) کوئلہ، (2) خام تیل، (3) قدرتی گیس۔

4. بھارت نیٹ کیا ہے؟ اس کو بھارت براڈ بینڈ نیٹ ورک لمیٹڈ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ براڈ بینڈ ہائی وے کو ترقی دینے کے مقصد سے حکومت ''بھارت نیٹ'' پروگرام پر عمل درآمد کر رہی ہے جس کے ذریعہ ملک کے تمام 2.5 لاکھ گرام پنچایتوں کو براڈ بینڈ رابطہ کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا دیہی براڈ بینڈ رابطہ کا پروگرام ہے۔

اکائی **8**

بیرونی شعبہ

سیکشن-B (5 نشانات)

1. ہندوستانی معیشت میں بین الاقوامی تجارت کے رول کی وضاحت کیجئے۔

ج: بین الاقوامی تجارت سے مراد دو یا دو سے زائد ممالک کے درمیان تجارت ہے۔ دیگر الفاظ میں، سیاسی حدود کے پار تجارت کو بین الاقوامی تجارت یا بیرونی تجارت کہا جاتا ہے۔ معاشی ترقی میں اس کا رول انتہائی اہم ہے۔ ہندوستانی معیشت میں بین الاقوامی تجارت کے رول کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1. یہ ان اشیاء کی پیداوار میں مددگار ہے جو دوسروں کی بہ نسبت سستی لاگت سے تیار ہوتی ہیں۔
2. یہ ہماری بڑی برآمدات، چاول، کپاس، میوہ جات اور ترکاریوں کے ذریعہ زرعی ترقی میں مددگار ہے۔
3. بیرونی سرمایہ کا حصول
4. یہ تجارت میں اجارہ داری کو کنٹرول کرتا ہے اور مقامی تاجروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
5. بازار کی وسعت اور تجارت کی ترقی کے لئے بیرونی تجارت لازمی ہے۔
6. اس سے صنعتی شعبہ کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔

2. توازن ادائیگی اور توازن تجارت کے درمیان فرق کی وضاحت کیجئے۔

توازن ادائیگی (BoP)

1. یہ ایک وسیع اور جامع تصور ہے۔
2. اس میں مرئی۔غیر مرئی اور سرمایہ سے متعلق تمام لین دین شامل ہیں۔
3. یہ ہمیشہ اپنے آپ کو توازن میں رکھتی ہے۔

توازن تجارت (BoT):

1. یہ ایک محدود نظریہ ہے۔
2. اس میں صرف مرئی (نظر آنے والی) اشیاء شامل ہیں۔
3. یہ موافق یا ناموافق ہوسکتا ہے۔

سیکشن-C (2 نشانات)

1. **بیرونی راست سرمایہ کاری**

ج: یہ تجارتی توازن کے خسارے کو کم کرنے میں اور زیادہ مطلوبہ زرمبادلہ کے حصول میں ایک گیٹ وے کا رول ادا کرتا ہے۔ بیرونی سرمایہ کار کاروباری ملکیت پر کنٹرول کرنے کے لئے ہمارے ملک میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ 1991ء کے بعد سے معاشی ترقی کو فروغ دینے کی غرض سے مختلف شعبوں میں FDI کی اجازت دی گئی۔

2. **توازن تجارت**

ایک ملک کی توازن تجارت سے مراد مقررہ مدت کے دوران (مالی سال کے دوران) اشیائے تجارت کی برآمدات کی قدر اور درآمدات کی قدر کے درمیان خالص فرق ہے۔

9 اکائی

ماحولیاتی معاشیات

سیکشن-B (5 نشانات)

1, قابل برقرار ترقی کیا ہے؟

ج: اس سے مرادوہ معاشی سرگرمیاں ہیں جو قدرتی وسائل کو زائل ہونے نہیں دیتی ہیں یا ماحول کی تباہی کے بغیر، مستقبل کی نسلوں کے اہل معاشی ترقی کو ''قابل برقرار ترقی'' کہا جاتا ہے۔ اس کی تعریف کچھ اس طرح کی جاتی ہے ''ترقی جو مستقبل کی نسلوں کو ان کی ضروریات کی تکمیل کی صلاحیتوں سے سمجھوتہ کئے بغیر حال کی ضرورتوں کو پورا کرے''۔ قابل برقرار ترقی کے تصور کو پہلی بار 1987ء میں برنڈ لینڈر رپورٹ کے ذریعہ عام استعمال میں لایا گیا تھا۔

مقاصد

معیار زندگی کو بہتر بنانے:

1. صحت، تعلیم اور شفاف ماحول کے مقصد سے شرح نمو میں اضافہ۔
2. حال اور مستقبل دونوں میں ترقی کا تسلسل
3. تنزلی کی روک تھام اور معیار زندگی کو بہتر بنانا۔
4. حیاتی تنوع کا تحفظ اور بقاء۔
5. آلودگی کی روک تھام۔

2. ہمیں ماحول کا تحفظ کیوں کرنا چاہیئے؟

ج: ماحول کا مطلب اطراف و اکناف کے ہیں۔ یہ تمام جاندار، غیر جاندار چیزوں اور فطرت کا مجموعہ ہے۔ ماحول تین پرتوں، حیاتی کرہ، فضائی کرہ اور آبی کرہ پر مشتمل ہے۔ یہ تین پرتیں ماحول کے توازن کو برقرار رکھتی ہیں۔ آبادی کی کثرت، عالمی حدت (تپش)، غیر متوقع موسمی تبدیلیاں وغیرہ ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔ لہٰذا انسانی بقاء کے لئے ماحول کا تحفظ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ماحولیاتی تحفظ کی ضرورت کو ذیل میں واضح کیا گیا ہے۔

1. زرعی ترقی اور غذائی تحفظ کا انحصار ماحول پر ہے۔ اچھی بارش، آب و ہوا، مٹی اور معیاری بیج ماحول کے ذریعہ دستیاب ہوتے ہیں۔ کیمیائی کھادوں، کیڑے مار ادویات اور جراثیم کش ادویات کے زائد استعمال سے ماحول کو نقصان پہنچتا ہے اور طویل عرصہ میں زمین اپنی اصل زرخیزی کو کھودیتی ہے۔

2. جنگلات اور نباتات، بارش اور متوازن موسم مہیا کرتے ہیں۔ جنگلات پانی کو دوبارہ حاصل کر کے زیر زمین پانی کی سطحوں کو موافق طور پر برقرار رکھتے ہیں۔ تباہ شدہ جنگلات میں توازن لانے کے لئے زیادہ سے زیادہ شجر کاری کی جانی چاہئے۔

3. ماحولیاتی تحفظ معاشی سرگرمیوں جیسے کان کنی، ڈیری، سمکیات کے ساتھ صنعتوں کی مدد کرتا ہے۔ ایک طویل مدت کے دوران ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھتے ہوئے زائد اشیاء کی پیداوار کر کے غربت کا خاتمہ کر سکتا ہے۔

4. ماحولیاتی تحفظ کسی قوم کی صحت اور دولت میں اضافہ کر کے سماجی ترقی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

5. ماحولیاتی عدم مساوات سے سیلاب، زلزلے، قحط اور طوفان آتے ہیں جو معیشت اور معاشرہ کو تباہ کر دیتے ہیں۔

6. موجودہ نسلوں کی جانب سے قدرتی وسائل کا بے تحاشہ استعمال آئندہ آنے والی نسلوں کے مفادات اور خوشحالی کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

7. ماحولیاتی تحفظ آلودگی سے پاک زندگی کی ضمانت دیتا ہے۔ آلودگی سے پاک صورت حال میں انسانی صحت اور خوشحالی بہت زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

8. ماحولیاتی تحفظ اور حیاتی تنوع ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

3. آلودگی کے اقسام پر تبصرہ کیجئے۔

ج: آلودگی، آلودکاروں کی وجہ سے ہوتی ہے جو زیادہ تر ہوا اور پانی میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ آب ہوا کو متاثر کر کے ماحول کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ تمام جاندار اجسام کو آلودگی کے خطرے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور طبعی ماحول بھی تنزلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ آلودگی کی تین اہم شکلیں ہیں۔

(i) **فضائی آلودگی:** فضائی آلودگی ہوا میں ٹھوس ذرات اور گیسوں کا مرکب ہے۔ فضائی آلودگی کے ذرائع حسب ذیل ہیں: (1) زرعی سرگرمیاں، (2) گاڑیوں کا دھواں، (3) اشیاء کی تیاری کا عمل، (4) محلل کا استعمال، (5) جوہری توانائی پروگرامس۔ فضائی آلودگی انسانوں، جانوروں اور پرندوں کے تنفّسی نظام کو متاثر کرتی ہے۔ یہ ٹی۔ بی اور دمہ جیسی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ اس سے اوزون پرت کو نقصان ہو رہا ہے، برفیلے گلیشیرز اور قطبی خطے پگھل رہے ہیں اور جاندار اجسام کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ تیزابی بارش بھی فضائی آلودگی کا نتیجہ ہے اور وہ زمین کی سطح، عمارتوں، درختوں، پودوں اور جنگلاتی زندگی کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(ii) **آبی آلودگی:** ایسا طریقہ عمل جو پانی کے خواص کو تبدیل کر کے اسے ناکارہ اور نقصان دہ بناتا ہے "آبی آلودگی" کہلاتا ہے۔ جو جاندار اجسام کے لئے نقصان دہ ہے۔ میٹھا پانی، تحلیل شدہ مادوں جیسے فاسفیٹ، آکسیجن، ہائیڈروجن، نامیاتی مرکبات، دریائی مٹی اور خوردبینی اجسام پر مشتمل ہوتا ہے۔ اہم آبی آلودکار حسب ذیل ہیں: (i) گندنکاسی، (ii) کیمیکلز، (iii) غیر نامیاتی معدنیات مرکبات، (iv) تابکار فضلہ، (v) پلاسٹک آلودگی، (vi) کیمیائی کھاد اور جراثیم کش ادویات۔ آبی آلودگی سے ہیضہ، ٹائیفائیڈ جیسی بیماریاں ہوتی ہیں۔ آبی آلودگی زرعی پیداوار کو کم کرتی ہیں اور مٹی کی قدرتی زرخیزی کو گھٹا دیتی ہے۔ آبی آلودگی نہ صرف مچھلیوں کو ہلاک کرتی ہے بلکہ آبی غذائی ذخائر کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔

(iii) صوتی آلودگی: صوتی آلودگی سے مراد عضیاتی یا نفسیاتی نقصان ہے جو آواز کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ ٹریفک، ریلوے، صنعت، تعمیراتی کام، عوامی اجتماعات، لاؤڈ اسپیکر، پٹاخے اور ڈھول باجے وغیرہ کا استعمال صوتی آلودگی کے ذرائع ہیں۔ صوتی آلودگی انسانوں، جانوروں اور پرندوں کو بھی متاثر کرتی ہے جو کانوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور سماعت کے عارضے یا مستقل نقصان کا سبب بنتی ہے۔ یہ دماغ و اعصابی نظام کو متاثر کرتی ہے۔ ذہنی تھکاوٹ، توجہ کی کمی اور مناسب طریقہ سے سوچنے اور عمل کرنے سے قاصر رہنے جیسے دیگر اثرات بھی ہوتے ہیں۔

سیکشن-C (2 نشانات)

1. ماحولیاتی نظام

ج: ایسا مقام یا جغرافیائی علاقہ جہاں جانور، پودے اور جاندار اجسام ماحولیات کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس میں پودے، درخت، جانور، مچھلیاں، پرندے، پانی، مٹی اور افراد شامل ہوتے ہیں۔

2. آبی آلودگی

ج: یہ انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں پانی کے معیار میں تبدیلی ہے جس کی وجہ سے یہ نا قابل استعمال ہوتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر پانی میں نقصان دہ اجزاء کی آمیزش، پانی کے معیار کو کم کرتی ہے اور اسے نا قابل استعمال بنا دیتی ہے۔

3. قابل برقرار ترقی

ج: ماحول کی تباہی کے بغیر معاشی ترقی کو قابل برقرار ترقی کہا جاتا ہے۔ یعنی ترقی جو مستقبل کی نسلوں کو ان کی ضروریات کی تکمیل کی صلاحیتوں سے سمجھوتہ کئے بغیر حال کی ضرورتوں کو پورا کرے۔

10 اکائی

تلنگانہ معیشت

سیکشن-A (10 نشانات)

1. حکومت تلنگانہ کے ترقیاتی وفلاحی پروگراموں کی اختصار سے وضاحت کیجئے۔

ج: 2/جون 2014 کو ریاست کی تشکیل کے بعد حکومت تلنگانہ نے غریب عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کی غرض سے بے شمار فلاحی پروگراموں کا آغاز کیا۔ تمام پروگراموں کو چار زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (A) سب کے لئے ترقیاتی و فلاحی پروگرام، (B)SCs/STs کے ترقیاتی وفلاحی پروگرام، (C)BCs کے لئے ترقیاتی وفلاحی پروگرام۔ ان تمام پروگراموں کا ایک عمومی جائزہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

(A) سب کے لئے ترقیاتی وفلاحی پروگرام

(i) **آسرا پنشن اسکیم:** حکومت تلنگانہ نے تمام غرباء کی وقار کے ساتھ محفوظ زندگی کو یقینی بنانے کے مقصد سے آسرا پنشن اسکیم کا آغاز کیا۔ اسکیم کا مقصد سماج کے سب سے کمزور طبقات کی مدد کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ضعیف افراد، بیواؤں، جولاہوں اور ایڈز کے مریضوں کو پنشن دی جاتی ہے۔ اس اسکیم کا آغاز 8/نومبر کو ہوا تھا۔

(ii) **آروگیہ لکشمی:** یہ ریاست تلنگانہ کی فلاحی اسکیم ہے جس کا آغاز یکم جنوری ء کو چیف منسٹر کے چندر شیکھر راؤ نے کیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت حاملہ خواتین، دودھ پلانے والی خواتین اور چھ سال سے کم عمر کے بچوں کو آنگن واڑی مراکز کے ذریعہ روزانہ تغذیہ بخش کھانا فراہم کیا جارہا ہے۔

(iii) **اماں ووڈی:** حکومت نے اس اسکیم کا تعارف شیر خوار بچوں اور ماؤں کی اموات پر کنٹرول کرنے کی غرض سے کیا۔ اس پروگرام کے تحت حاملہ خواتین کو زچگی سے پہلے اور زچگی کے بعد مالی اور طبی امداد کے ساتھ حمل ونقل کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ حکومت ماؤں کو لڑکے کی پیدائش پر 12,000 روپے اور لڑکی کی پیدائش پر 13,000 روپے دیتی ہے۔ اس کے علاوہ ماں اور بچے کی دیکھ بھال کے لئے ضروری اشیاء (کٹ) بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔

(iv) **مشن بھاگیرتا:** یہ حکومت تلنگانہ کا فلاحی پروگرام ہے۔ اس پروگرام کا مقصد ریاست کی عوام کے گھروں تک صاف پینے کے پانی کی فراہمی ہے۔ اس کا آغاز 7/اگست 2016ء کو چیف منسٹر کے چندرا شیکھر راؤ نے کیا تھا۔

(v) **غرباء کے لئے رہائش کاری:** اس پروگرام کے ذریعہ حکومت تلنگانہ غربا کو معیاری اور باوقار رہائش کی سہولتیں فراہم کرنا چاہتی ہے۔ خصوصاً ڈبل بیڈروم مکانات۔ اس پروگرام کا مقصد تمام اہل غریب بے گھر خاندانوں کو پختہ مکانات کی فراہمی ہے۔

(vi) چاول کی تقسیم: اس پروگرام کا آغاز یکم جنوری 2015ء سے ہوا۔ تلنگانہ اسٹیٹ سیول سپلائز کارپوریشن' PDS کے تحت فی فرد 6 کلو اور ایک روپیہ فی کلو چاول کی سربراہی کر رہا ہے۔ حکومت اسکولوں' آنگن واڑی مراکز اور ہاسٹلوں کو سوپر فائن چاول یا باریک چاول فراہم کر رہی ہے۔

(vii) کلیانہ لکشمی / شادی مبارک: یہ ریاست تلنگانہ کی فلاحی اسکیم ہے۔ اس پروگرام کا آغاز 2/ اکتوبر 2014ء کو ہوا تھا۔ اس اسکیم کے تحت سماج کے پسماندہ طبقات کو لڑکی کی شادی سے متعلق اخراجات کی تکمیل کے لئے 1,00,116 روپے کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد کم عمری کی شادیوں کو روکنا ہے۔

سیکشن-B (5 نشانات)

1. ریاست تلنگانہ کے تعلیمی خاکہ پر مختصر نوٹ لکھئے۔

ج: تلنگانہ ہندوستان کی 29 ویں ریاست ہے۔ 2/ جون 2014ء کو یہ وجود میں آئی۔ صدر مقام حیدرآباد ہے۔ جغرافیائی رقبہ 1,14,840 مربع کلومیٹر ہے۔ تلنگانہ کی شرح خواندگی 66.5 فیصد ہے۔ حکومت تلنگانہ نے تعلیمی ترقی کے لئے کئی اسکیمات کا آغاز کیا۔

تلنگانہ کا تعلیمی خاکہ:

(a) ریاست میں جملہ 40,597 اسکول کام کر رہے ہیں۔ تمام اسکولوں میں تقریباً 58.71 لاکھ بچوں کا اندراج ہوا ہے۔

(b) **مجموعی اندراج تناسب (GER):** 2017-18 میں پرائمری اسکولوں میں اندراج کی شرح' لڑکوں کے لئے 98.76 اور لڑکیوں کے لئے 98.05 تھی۔

(c) **طلباء ٹیچر تناسب (PTR):** یہ فی ٹیچر طلباء کی تعداد ہے۔ سال 2018-19 کے لئے مجموعی PTR' 17.67 ہے۔

اسکول ایجوکیشن:

(i) **سمگرا سکھشا ابھیان (SSA):** بنیادی تعلیم کو آفاقیت بخشنے کے لئے سرو اسکھشا ابھیان (SSA) اور سکنڈری ایجوکیشن تک رسائی کے لئے راشٹرا مدھامیکا ابھیان (RMSA)۔ ان دونوں پروگراموں کو یکجا کرتے ہوئے ''سمگرا سکھشا ابھیان (SSA)'' کا نام دیا گیا ہے۔

(ii) **کستور با گاندھی بالیکا ودیالیہ:** یہ ادارے 2004-05 میں لڑکیوں کے لئے اقامتی تعلیم کی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے شروع کئے گئے۔

(iii) **ماڈل اسکول:** تعلیمی سال 2013-14 میں ریاست میں 194 ماڈل اسکولس شروع کئے گئے جن کا مقصد انگریزی میڈیم میں معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔

(iv) حکومت نے ایس سی / ایس ٹی' بی سی اور اقلیتی بہبود کے اسکول بھی قائم کیے ہیں۔

انٹرمیڈیٹ تعلیم: ریاست میں جملہ 2,558 جونیر کالجس ہیں' ان میں 404 گورنمنٹ جونیر کالجس ہیں۔

اعلیٰ تعلیم:

(i) اعلیٰ تعلیم کے لئے ''تلنگانہ ریاستی کونسل برائے اعلیٰ تعلیم'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ii) ریاست میں 132 گورنمنٹ ڈگری کالجس ہیں۔ حالیہ دنوں میں انتخاب پر مبنی کریڈٹ طریقہ کار (CBCS) اور سمسٹر واری امتحانات کے نظام کو متعارف کروایا گیا۔

(iii) **تکنیکی تعلیم:** یہ محکمہ ریاست کے پالی ٹیکنک کالجوں کا انتظام سنبھالتا ہے۔

.2 کالیشورم پراجیکٹ کی اہمیت پر بحث کیجئے۔

ج: کالیشورم لفٹ آب پاشی پراجیکٹ ایک کثیر مقصدی پراجیکٹ ہے جو تلنگانہ کے کالیشورم۔ بھوپال پلی علاقوں میں دریائے گوداوری پر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا کثیر مرحلاتی آب پاشی پراجیکٹ ہے۔ 2/جون 2019ء کو چیف منسٹر کے چندرا شیکھر راؤ نے اس پراجیکٹ کا افتتاح کیا۔

1. اس پراجیکٹ کو 7 کڑیوں (Links) میں تقسیم کرتے ہوئے 13 اضلاع میں پھیلایا گیا۔
2. اس پراجیکٹ کا مقصد 240 TMC پانی حاصل کرنا ہے۔
3. پراجیکٹ کے خرچ کا جملہ تخمینہ 80,000 کروڑ روپے ہے۔
4. یہ پراجیکٹ 13 اضلاع میں زراعت کے لئے پانی فراہم کرتا ہے (18.5 لاکھ ہیکٹر)۔
5. یہ ایشیا کا سب سے بڑا لفٹ آب پاشی پراجیکٹ ہے۔
6. یہ پراجیکٹ صنعتی استعمال کے لئے پانی (16 TMC)، پینے کا پانی (حیدرآباد کے لئے 30 TMC) اور راستے میں پڑنے والے دیہاتوں کے لئے 10 TMC پانی فراہم کرتا ہے۔

.3 تلنگانہ میں SC/ST فلاحی پروگرام بیان کیجئے۔

ج: تشکیل ریاست کے بعد حکومت تلنگانہ نے غریب عوام اور سماج کے پسماندہ طبقات کے معیار زندگی کو بہتر کرنے کی غرض سے بے شمار فلاحی پروگراموں کا آغاز کیا۔ حکومت تلنگانہ کی جانب سے SC/ST کے لئے شروع کئے گئے مختلف فلاحی پروگرام مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) درج فہرست اقوام کی فلاح: تلنگانہ میں محکمہ درج فہرست اقوام کی ترقی، مندرجہ ذیل SC ویلفیر پروگراموں کو مربوط اور نگرانی کرتا ہے۔

(a) **کلیانہ لکشمی برائے درج فہرست اقوام:** حکومت نے اس اسکیم کا آغاز 2/اکتوبر 2014 کو کیا۔ اسکیم کے تحت درج فہرست اقوام سے تعلق رکھنے والی، تلنگانہ کی متوطن 18 سال سے زائد عمر والی لڑکیاں جن کے والدین کی آمدنی 2 لاکھ سے زائد نہ ہو، شادی اور شادی سے متعلق اخراجات کی تکمیل کے لئے دلہن کے خاندان کو یکمشت 1,00,116 روپیوں کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

(b) **امبیڈکر سمندر پارندھی اسکیم:** اس اسکیم کے تحت SC طبقہ سے تعلق رکھنے والے طلباء کو بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے 20 لاکھ روپیوں تک کی اسکالرشپ فراہم کی جاتی ہے بشرطیکہ والدین کی آمدنی 5 لاکھ سے زائد نہ ہو۔اس امداد کے ذریعہ طلباء مختلف ممالک امریکہ، برطانیہ (UK) ، کینیڈا، آسٹریلیا، سنگاپور، فرانس، جرمنی، جاپان، نیوزی لینڈ اور جنوبی کوریا میں اپنی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

(c) **زمین خریدی اسکیم:** حکومت تلنگانہ اس اسکیم کا آغاز غریبوں میں بھی غریب ترین درج فہرست اقوام کی خواتین خاندانوں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے کیا۔اس اسکیم کے تحت حکومت بے زمین خاتون کسانوں کو زمین فراہم کرتی ہے۔

(ii) درج فہرست قبائل کی فلاح:

حکومت تلنگانہ نے درج فہرست قبائل کی مربوط ترقی کے لئے مندرجہ ذیل اسکیمات کا آغاز کیا۔

(a) **کلیانہ لکشمی برائے درج فہرست قبائل:** یہ پروگرام 2/اکتوبر 2014 کو شروع کیا گیا۔جس کے تحت ہر ST لڑکی جس کی عمر 18 سال کو پہنچ چکی ہو، کی شادی کے وقت 1,00,116 روپے کی یکمشت مالی امداد منظور کی جائے گی۔

(b) **معاشی امداد اسکیم:** اس اسکیم کے تحت، قبائلی آبادی کو زراعت، باغبانی، سمکیات، چھوٹی آبپاشی، مویشی پالن اور خود روزگار کے میدانوں میں مالی تعاون دیا جاتا ہے۔

(c) **جنگلات حقوق قانون 2006:** 'The Schedule Tribes and Other Forest dwellers Act 2006 جنگلات کے باشندوں کو جو کئی نسلوں سے جنگلات میں رہ رہے ہیں اور اپنی زندگی کی گذربسر کی جائز و حقیقی ضروریات کی تکمیل کے لئے جنگلات پر انحصار کرتے ہیں، کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔جنگلات کی زمین پر حقوق رکھنے والوں کو خود کاشتکاری کا حق بھی حاصل ہوتا ہے اور زمین ناقابل منتقلی، ناقابل تقسیم لیکن قابل وراثت ہوتی ہے۔

سیکشن-C (2 نشانات)

1. رعیتوں بندھو

ج: اس اسکیم کو ریاست تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کے چندرا شیکھر راؤ نے متعارف کروایا۔جس کا مقصد کسانوں کو بااختیار بنانا ہے۔اس اسکیم کے تحت کسانوں کے قرض کے بوجھ کو کم کرنے اور منتخبہ موسمی فصلوں کے لئے سرمایہ کاری میں مدد فراہم کرنے کی غرض سے سالانہ فی ایکر 10,000 روپے دیے جاتے ہیں۔

2. TS-IPass

ج: یہ خود تصدیق کرنے کی بنیاد پر منظوری کا نظام ہے۔یہ تلنگانہ ریاست کی نئی صنعتی پالیسی ہے جو 2/جون 2015ء کو متعارف کروائی گئی۔ اس کے تحت تلنگانہ میں صنعتوں کے قیام کے لئے ایک ہی مقام (Single window) سے اندرون 15 یوم منظوری دی جاتی ہے۔اس پراجیکٹ کا مقصد تلنگانہ میں تجارت کے لئے آسانیاں فراہم کرنا ہے۔

.3 IMAGE ٹاور

ج: یہ ملٹی میڈیا' Animation ' گیمنگ اور انٹرٹینمنٹ کی صنعتوں میں جدت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔امیج ٹاور حقیقی معنوں میں عالمی معیار کے ڈیزائن اور سہولتوں سے لیس مقام ہوگا۔ یہ سہولیات تمام کمپنیوں کے لئے عام ہوں گی۔ امیج ٹاور کو ضلع رنگا ریڈی کے موضع رائے درگم میں 10 ایکر کے رقبہ پر قائم کیا گیا ہے۔

.4 آروگیہ لکشمی

ج: یہ ریاست تلنگانہ کی فلاحی اسکیم ہے جس کا آغاز یکم جنوری 2015ء کو چیف منسٹر کے چندرا شیکھر راؤ نے کیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت حاملہ خواتین' دودھ پلانے والی خواتین اور چھ سال سے کم عمر بچوں کو آنگن واڑی مراکز کے ذریعہ روزانہ تغذیہ بخش کھانا فراہم کیا جارہا ہے۔

.5 کلیانہ لکشمی رشادی مبارک

ج: یہ ریاست تلنگانہ کی فلاحی اسکیم ہے۔اس پروگرام کا آغاز 2 / اکتوبر 2014ء کو ہوا تھا۔ اس اسکیم کے تحت سماج کے پسماندہ طبقات کو لڑکی کی شادی سے متعلق اخراجات کی تکمیل کے لئے 1,00,116 روپے کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔اس اسکیم کا مقصد کم عمری کی شادیوں کو روکنا ہے۔

.6 مشن کاکتیہ

ج: یہ ریاست تلنگانہ کے تالاب آبپاشی کے احیاء اور بحالی کے لئے 12 / مارچ 2015ء سے شروع کیا گیا ایک پروگرام ہے۔اس کا مقصد مقامی عوام کی شراکت داری کے ساتھ چھوٹی آب پاشی (تالابوں) کو بحال کرنا اور زراعت کے لئے پانی مہیا کرنا ہے۔

.7 کانتی ویلگو

ج: یہ ریاست تلنگانہ کا صحت سے متعلق فلاحی پروگرام ہے جو اگست 2018ء میں شروع کیا گیا۔'' قابل اجتناب اندھاپن سے پاک تلنگانہ'' کی تعمیر کے مقصد سے اس پروگرام کا آغاز ہوا۔اس پروگرام کے تحت بینائی کی جانچ' عینک کی فراہمی اور موتیا بند کی سرجری مفت کی جاتی ہے۔

.8 مشن بھاگیرتا

ج: یہ حکومت تلنگانہ کا فلاحی پروگرام ہے۔اس پروگرام کا مقصد ریاست کی عوام کے گھروں تک صاف پینے کے پانی کی سربراہی ہے۔ اس کا آغاز 7 / اگست 2016ء کو چیف منسٹر کے چندرا شیکھر راؤ نے کیا تھا۔

.9 رعیتوں بیمہ

ج: رعیتو بیمہ اسکیم کا آغاز 15 / اگست 2018 سے کیا گیا۔اس اسکیم کا مقصد کسان اور اس کے ارکان خاندان کو تحفظ اور مالی امداد فراہم کرنا ہے۔ یہ کسان کی موت کی صورت میں 5 لاکھ روپے کا بیمہ فراہم کرتی ہے جو متوفی کسان کے نامزد کردہ ارکان خاندان کو دیا جاتا ہے۔

.10 آسرا پنشن اسکیم

ج: یہ ایک پنشن اسکیم ہے جس کو حکومت تلنگانہ نے تمام غرباء خصوصاً ضعیف افراد' جسمانی معذوروں' بیڑی مزدوروں' فائلیریا اور ایڈز کے مریضوں کی محفوظ زندگی کو یقینی بنانے کے مقصد سے متعارف کروایا ہے۔حکومت ماہانہ 2,000 روپے منظور کرتی ہے۔